رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

# فاروق

## تحریک جدید کا اخبار
## قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ۔ معاونین۔ عام چندہ۔ ششماہی۔ بیرون ہند
عہ/ ۔ للعہ/ ۔ ۵ر ۔ ۸ شلنگ
قیمت فی پرچہ ۱/ ۔ غیر احمدی ۲ ؎ روپیہ ۔ احمدیاں اکھن ا

تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۸ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۲

## دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۲۶ ظہور / اگست حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ سر درد کے دورہ کے ناساز ہے۔ احباب صحت عاجل و کامل کے لئے دعا کریں۔

(۲) ۲۶ ظہور / اگست بارہ بجے دوپہر کی گاڑی سے آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب دارالامان تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ملاقات سے مشرف ہو کر ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

(۳) ۲۶ اگست۔ بعد دوپہر مسٹر ایچ۔ آر دہرہ مسٹر اوم پرکاش صاحب کھوسلہ ملک محمد یوسف صاحب نمائندگان اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور بذریعہ موٹر قادیان آئے۔ اور ۶ بجے شام سے مغرب تک اور بعد نماز مغرب ۹½ بجے رات تک حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات کی۔

(۴) نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرمی چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی والدہ ماجدہ بعمر ۸۴ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے گاؤں موضع جوڑہ میں فوت ہوئیں۔ اور بذریعہ لاری آپ کی جسد نعش قادیان لائی گئی۔ قبل دوپہر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کی دعا کریں۔

## ایڈیٹر کی ڈاک

چونکہ بعض دوست اخبار کے متعلق کوئی شکایت عدم وصولی اخبار وغیرہ کی لکھتے ہیں۔ اور جواب کے خواہاں ہوتے ہیں۔ چونکہ فاروق کا فنڈ نہایت کمزور ہے۔ اسمیں اتنی گنجائش نہیں۔ کہ ہر ایک خط کا جواب ارہا بتین پیسے خرچ کر کے دیا جاوے۔ حالانکہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ اسلئے مجبوراً آئندہ ایسے خطوط کا جواب "ایڈیٹر کی ڈاک" کے عنوان سے اخبار میں دیا جایا کرے گا۔ ورنہ جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

(۱) مکرمی دانشمند صاحب احمدی خریدار ۱۲۴ سے گذارش ہے۔ کہ فاروق کا جو اعلان نصف قیمت کا ہوا تھا۔ وہ اعلان صرف احمدیوں کے واسطے تھا۔ دوسروں کو اس اعلان پر اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ آپ جن غیر احمدی اصحاب کے نام اخبار جاری کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے آپ رعایتی چندہ جو خاص آپ سے رعایت کی جاتی ہے۔ فی خریدار صرف دو۲ - دو۲ روپیہ ارسال کردیں۔ تو اخبار جاری ہو جائے گا۔

(۲) مکرمی عبد السلام خاں صاحب خریدار ۲۹۴ سے گذارش ہے۔ کہ منشی فقیر محمد خاں صاحب کلرک کسٹم ہاؤس کے نام اخبار ہر ہفتہ باقاعدہ پوسٹ کیا جاتا ہے۔ ان کے پتہ کی چٹ انگریزی میں چھپی ہوئی ہے۔ یہ اخبار کی گم شدگی راستہ میں ہوئی ہے۔ تاہم آئندہ مزید احتیاط ہوگی۔ اور محمد یوسف خاں صاحب کے نام اخبار جاری کر دیا ہے۔ چندہ وصول نہیں ہوا۔

(۳) مکرمی منشی محمد رمضان صاحب خریدار ۶۲۹ سے گذارش ہے۔ کہ ان کے نام اخبار ۷ اگست ۳۹ء سے جاری ہوا۔ جس کا چندہ ۲۰ جنوری ۴۰ء کو بذریعہ وی۔ پی ایک سال کا وصول کیا گیا۔ جو ۳۱ جولائی ۴۰ء کو ختم ہو گیا۔ اسلئے دوسرا وی۔ پی اگست ۴۰ء سے ۳۱ جولائی ۴۱ء تک کا کیا گیا ہے۔ جو ۲۱ اگست ۴۰ء کو وصول ہو کر آگیا ہے۔ یہ نوٹ کریں۔ کہ چندہ کی وصولی تاریخ اجرار اخبار سے ہوتی ہے۔ نہ کہ تاریخ ادائیگی چندہ یا وصولی وی۔ پی سے۔ وی۔ پی یا چندہ بعض خریداروں سے دیر سے وصول ہوتا ہے۔ اور وہ غلطی سے ادائیگی چندہ یا وصولی وی۔ پی سے ہی میعاد چندہ شمار کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ آپ سے ٹھیک طور پر دو سال کا چندہ لیا گیا ہے۔ جو ۳۱ جولائی ۴۱ء تک کا ہے۔

(۴) مکرمی منشی خادم حسین صاحب ہیڈ کنسٹیبل خریدار نمبر ۳۹۴ سے گذارش ہے۔ کہ ان کے نام اخبار ۷ جنوری ۳۹ء سے جاری ہوا۔ پہلی ششماہی کا چندہ معرفت محاسب صاحب بیت المال ۱۶ ۳/۳۹ کو وصول ہوا۔ جو ۳۱ جولائی ۳۹ء تک کا تھا۔ پھر بذریعہ وی۔ پی اگست ۳۹ء لغایت ۳۱ جولائی ۴۰ء کا چندہ بذریعہ وی پی ۱۷ ۴/۴۰ کو آپ سے وصول کیا گیا۔ اس کے بعد اب تیسرا وی۔ پی اگست ۴۰ء لغایت ۳۱ جولائی ۴۱ء کا آپ کے نام بھیجا گیا۔ جو ۱۹ ۸/۴۰ کو وصول ہو گیا۔ اس کے علاوہ کوئی چندہ مجھے ملتان سے سکرٹری صاحب نے نہیں بھیجا۔ آپ خود ان سے دریافت کریں۔ میرا حساب درست ہے۔ ۳۱ جولائی ۴۱ء تک کا چندہ وصول ہے۔ (ایڈیٹر)

## خدام الاحمدیہ اور اخبارات سلسلہ

جماعت احمدیہ ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو ترقی دینے میں نہ صرف یہ کہ ہمیشہ کوشاں رہے۔ بلکہ اس "ترقی" کو ہمیشہ زیر مطالعہ بھی رکھے۔ قومی "روزنامچہ" قوم کے اخباروں میں پایا جاتا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہوا۔ کہ وہ اپنے اخبار کا گہرا مطالعہ رکھے۔ پس اے خدام الاحمدیہ ہمارے فرائض میں سے ایک یہ فرض بھی ہے۔ کہ ہم اخبارات سلسلہ کی اشاعت میں کوشاں رہیں۔ اور کوشش کریں کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ رہے۔ جس کے کانوں میں احمدیت کی آواز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عام خبروں کا انتخاب

**لنڈن۔** ۲۴ر اگست ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پیٹان گورنمنٹ کے قبضہ میں جو جہاز ہیں۔ انہیں وہ اٹلی کے حوالے کر رہی ہے۔ اس سے قبل فرانس کے افریقن مقبوضات جرمنی کو آٹھ سو ہوائی جہاز دے چکے ہیں۔

**لنڈن۔** ۲۴ر اگست ۔ معلوم ہوا ہے۔ امریکن گورنمنٹ نے جاپان کو زبردست وارننگ دی ہے۔ کہ مشرقی ایشیا میں اپنی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کرے۔ ورنہ اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

**شملہ۔** ۲۴ر اگست ۔ حکومت ہند نے ایک کمیونک میں بیان کیا ہے۔ کہ والنٹیروں کے بارہ میں آرڈیننس کو کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایسا مبہم قرار دیا ہے۔ جس کا مقصد سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے بطور وضاحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کسی خاص جماعت کے خلاف نہیں۔ اور نہ اس کا مقصد کسی جماعت کی جائز سرگرمیوں میں مداخلت ہے۔ فوجی طریقوں کی نقل۔ نیز فوجی وردی سے ملتی جلتی وردی منع ہے۔

**نیویارک۔** ۲۴ر اگست حکومت برطانیہ اس بات پر رضامند ہو گئی ہے۔ کہ بحر اوقیانوس میں اپنے اڈے امریکہ کو ۹۹ سال کے لئے اجارہ پر دیدے۔ اس کے عوض امریکہ برطانیہ کو وہ تمام قرضہ معاف کر دے گا۔ جو گذشتہ جنگ کے زمانہ کا اس کے ذمہ چلا آتا ہے۔

**لنڈن۔** ۲۵ر اگست آج سویرے ہی سویرے انگلستان کے جنوب مشرقی کنارے پر دشمن کا ایک ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ کل سے آج شام تک ۴۸ جرمن طیارے گرائے گئے ہیں۔ الم لڑنے والے جہازوں نے۔ پانچ توپوں نے اور دو ایک چھوٹے سے بحری جہاز نے گرائے۔ ہوائی بیڑے کے ایک انگریز افسر نے دشمن کے ایک جہاز کا پچاس میل تک پیچھا کر کے اسے سمندر میں گرا دیا۔ جنوب مشرقی اور شمال مغربی کنارے پر بھی دشمن کے جہازوں نے پرواز کی اور بم پھینک کر بعض مکانات برباد اور بعض اشخاص کو ہلاک کر دیا۔ رات کے وقت اکا دکا جہازوں نے مڈلینڈ رامز گیٹ اور لنڈن پر حملے کئے۔ لنڈن میں کئی جگہ آگ لگ گئی مگر فوراً قابو پا لیا گیا۔

**چنگنگ۔** ۲۵ر اگست ۔ چین کی گورنمنٹ نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے۔ کہ چینی سپاہیوں نے ہند چینی کی سرحد کو پار کر کے فرانسیسی سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ جب تک جاپان ہند چینی پر چڑھائی نہیں کرتا۔ چین کا ایک سپاہی بھی آگے نہیں بڑھیگا۔ چین کی آٹھویں فوج پیکن کے پاس لڑ رہی ہے۔ ریلوے لائن اکھیڑ کر پھینک دی ہے۔ اور ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

**لنڈن۔** ۲۵ر اگست ۔ انٹرنیشنل ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ بلجیم میں تین لاکھ نو ہزار آدمی بیکار ہیں۔ ایک سال پہلے ایک لاکھ ستر ہزار تھے۔ ہالینڈ کے لوگوں کے بھی پہلے کے ٹھاٹھ نہیں ہیں۔ نازیوں نے کوئی کھانے کی چیز نہیں چھوڑی۔ سولہ سے اٹھارہ سال کے لڑکے کھیتی باڑی کا کام کرنے کے لئے جرمنی بھیج دیئے گئے ہیں۔ بلجیم اور ہالینڈ میں سکہ کا بھاؤ گر گیا ہے۔ چیکوسلواکیہ کا سکہ بند کر دیا گیا ہے۔ ناروے میں بھی کال پڑ گیا ہے۔ مگر نازیوں نے مزدوری میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ ڈنمارک کے لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ مزدوروں کو جبراً جرمنی لے جایا گیا ہے۔ لکسمبرگ کا بھی بُرا حال ہے۔ وہاں کی سب سیاسی پارٹیاں توڑ دی گئی ہیں۔

**لنڈن۔** ۲۵ر اگست ۔ آج اطالوی ہوائی جہازوں نے مالٹا پر بمباری کی کوشش کی۔ مگر برطانی جہازوں نے انہیں فوراً بھگا دیا۔ ان میں سے ایک گرا لیا گیا۔ اور دوسرا ٹوٹ پھوٹ گیا۔

جرمنی نے ہوائی چھتریوں سے اترنے والے جرمن سپاہیوں کے متعلق برطانیہ کو جو نوٹ بھیجا تھا۔ کہ ان سے فوجی قیدیوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ برطانیہ نے جواب دیا ہے۔ کہ اگر تو یہ جرمن سپاہی کی وردی میں اترے۔ تو ان سے فوجی قیدیوں کا سا سلوک ہوگا۔ لیکن اگر کسی اور ملک کی وردی میں اترے۔ تو جاسوس سمجھ کر گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

**لنڈن** ۲۵ر اگست ۔ برطانیہ کی وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب زبردست ہوائی حملہ ہوا۔ صرف لنڈن کے علاقہ پر ۳۰۰ ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ انگلستان پر ہزاروں بم پھینکے گئے۔ لنڈن کے بعض تجارتی اداروں میں آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے ڈیڑھ سو فٹ کی بلندی تک پہنچ رہے تھے۔ بعض دیہاتی رقبوں میں فصلوں کو نقصان پہنچانے کے لئے آتشگیر بم پھینکے گئے۔ اگرچہ جائیدادوں کو نقصان پہنچا۔ مگر کسی ایسی جگہ کوئی بم نہیں گرا۔ جس سے برطانیہ کی جنگی سرگرمیوں میں کسی قسم کا ضعف پیدا ہو سکے۔

**سٹاک ہالم۔** ۲۵ر اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی بہت تھوڑے عرصہ میں گرین لینڈ کے مشرقی ساحل پر قبضہ کرنے والا ہے۔ اس پر قبضہ سے بحیرۂ شمالی کے موسم کے متعلق قبل از وقت معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ جن سے برطانیہ پر حملہ میں مدد مل سکتی ہے۔

**بمبئی۔** ۲۵ر اگست ۔ گاندھی جی نے ہریجن میں لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ کانگرس کو سول نافرمانی شروع کرنے اور آخری ضرب لگانے کی دعوت دے رہی ہے۔ حالانکہ میں اس ضرب کو بہتر ایام کے لئے اٹھا رکھنا چاہتا تھا۔ یعنی جب برطانیہ بین الاقوامی مشکلات سے نجات پا لیتا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ برطانیہ کو اس کا احساس نہیں۔ بمبئی کے سابق کانگرسی وزیر مسٹر منشی نے کہا۔ کہ آزمائش کا وقت نہایت تیزی سے آ رہا ہے۔

۲۶ر اگست ۔ ہالینڈ کے ایک چھوٹے تجارتی جہاز نے انگلستان کے مشرقی کنارے کے قریب ایک جرمن ہوائی جہاز کو جس نے اس پر حملہ کیا تھا۔ نیچے گرا دیا۔ کل کی ہوائی لڑائی میں جرمنی کے ۵۴ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

**لنڈن۔** ۲۶ر اگست لڑائی کے آغاز سے اب تک ۱۴۰۰ جرمن ہوائی جہازوں کو ٹھکانے لگایا جا چکا ہے۔

**لنڈن۔** ۲۶ر اگست ۔ انگلستان سے بعض ماہرین ہندوستان آ رہے ہیں۔ جو اس امر پر غور کریں گے۔ کہ گولہ بارود اور خرچ کے کام آنے والا سامان ہندوستان میں کس طرح زیادہ سے زیادہ تیار ہو سکتا ہے۔

**شملہ۔** ۲۶ر اگست گورنمنٹ ہند اس ملک میں ہوابازوں کی ٹریننگ کے لئے دس سنٹر کھولنا چاہتی ہے۔ ہر سال تین سو ہوابازوں اور دو ہزار مستریوں کو ٹریننگ دی جائیگی۔

---

# تجنید خدام الاحمدیہ کی نہایت ضروری اطلاع

## امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر وفا ۱۹ھش ۱۳ کی روشنی میں شعبہ ہذا کی طرف سے ایک اعلان کے ذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے لئے تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا۔ اب مزید برآں بذریعہ اعلان ہذا معروض ہوں۔ کہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان خواہ ان کے ہاں پہلے سے مجلس قائم ہے یا نہیں۔ براہ راست مجلس مرکزیہ سے رکنیت فارم حاصل کریں۔ اور اطلاع بخشیں۔ کہ ان کے ہاں کس قدر عہدیداران ۱۵ تا ۴۰ سال کی عمر کے ہیں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے جو فہرست ارسال فرمائیں۔ اس میں مندرجہ ذیل امور درج ہوں۔

نام[۱] ۔ ولدیت[۲] ۔ عمر[۳] ۔ پیشہ[۴] ۔ تعلیم[۵] ۔ کیفیت[۶] ۔

اور اس صورت میں کہ تمام عہدیداران ۴۰ سے زائد عمر کے ہوں۔ خاکسار کو اس کی اطلاع بخشیں۔ تاکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایسی جماعتوں کی کہ جہاں عہدیداران جماعت مجلس خدام الاحمدیہ میں کسی وجہ سے شامل نہ ہوں۔ رپورٹ پیش کرتے وقت ایسی جماعتوں کی رپورٹ نہ کی جائے۔ والسلام

ملک عطاء الرحمن مہتمم شعبۂ تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

---

# چندہ شرح مقررہ کے مطابق ادا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فیصلہ جات کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ ہر وہ دوست جو اپنے تئیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ظاہر کرتا ہے۔ مقررہ شرح کے مطابق اپنی ماہوار آمد پر چندہ ماہوار ادا کرے۔ شرح چندہ موصیاں کے لئے حسب شرح وصیت اور غیر موصی حضرات کے لئے آمد پر کم از کم ایک آنہ فی روپیہ مقرر ہے۔ جو شخص باوجود سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کے چندہ ماہوار ادا نہ کرتا ہو۔ اس کے متعلق متعلقہ جماعت کا فرض ہے۔ کہ اول اس کی نادہندگی کو حتی الوسع دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے۔ تو نظارت امور عامہ میں اس کی نادہندگی کی رپورٹ کر کے اسے جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیغامی مشن!

## مُصلح موعود والی پیشگوئی کے متعلق امیر پیغام کی غلط بیانیاں

(۴)

مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ "المصلح موعود" کے شروع میں لکھتے ہیں:-

"قبل اس کے کہ ہم ان پیشگوئیوں پر بحث کریں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت و نسل میں سے ایک مصلح کے آنے کے متعلق تحریر فرمائی ہیں۔ اصولاً یہ بحث ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ موعود جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر دنیا کی ہدایت کے لئے مامور ہُوا کرتے ہیں۔ ان کی تعیین کس طرح ہُوا کرتی ہے"۔

"وہ عظیم الشان انسان جن کے آنے کی پیشگوئیاں کوئی دوسرا عظیم الشان انسان کرکے یہ بتاتا ہے۔ کہ وہ دنیا کی ہدایت کے لئے مامور ہوں گے۔ ان کی شناخت کا معیار کچھ اور ہے"۔

"اس بات کو معلوم کرنے کے لئے کہ کسی مصلح موعود کی شناخت کے لئے کیا معیار ہُوا کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس سنت اللہ پر غور کریں۔ جس کے مطابق موعود مصلح دنیا میں آیا کرتے ہیں"۔

"ایک شخص کو جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے۔ اور دنیا کی اصلاح کا کام اس کے سپرد کیا جاتا ہے"۔ اس کے ساتھ سنت اللہ کی بھی پروا نہ کی"۔ "بلکہ اول وہ خود مدعی ہوتے ہیں۔ پھر نشان دکھاتے ہیں۔ تب انہیں لوگ قبول کرتے ہیں"۔ اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب کچھ مختصر سا حال عیسےٰ کا پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کا پھر مسیح موعود علیہ السلام کا لکھ کر آگے لکھتے ہیں:۔

"ان تین نظیروں پر غور کرنے سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ کوئی موعود مامور یا مصلح دنیا میں نہیں ہُوا۔ کہ قبل اس کے اللہ تعالےٰ نے اسے اپنی وحی اور الہام سے مشرف کیا ہو۔ اس پر وہ پیشگوئیاں جو اس کی آمد کے متعلق تھیں۔ دوسرے لوگوں نے چسپاں کی ہوں۔ بلکہ دوسرے لوگ تو ایک طرف رہے۔ خود کسی ایسے موعود نے اپنے آپ کو ان پیشگوئیاں کا مصداق نہیں ٹھیرایا۔ جب تک اللہ تعالےٰ نے صراحت سے اس کو یہ اطلاع صاف وحی سے نہ دی ہو۔ کہ تو وہی موعود ہے"۔

"جب موعودین کا خود یہ حال ہے۔ کہ وہ باوجود وحی اور الہام کا سلسلہ جاری ہونے کے باوجود اللہ تعالےٰ کی طرف سے اصلاح کے لئے مامور ہو جانے کے باوجود اس کے نشانات سے مؤید ہونے کے موعود ہونے کا دعویٰ اس وقت تک نہیں کرتے۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو صاف وحی اس بات کی نہیں کرتا۔ کہ تم ہی وہ موعود ہو۔ تو ہمارے احباب خدا کے لئے غور کریں۔ ان کو ایسی جرأت کس طرح پر مناسب ہے۔

(۲) کہ وہ قیاس اور اٹکل کی بنار پر بعض پیشگوئیاں ایسے شخص پر چسپاں کرکے اسے مصلح موعود قرار دیں۔ جس کو نہ* صرف اللہ تعالےٰ نے ابھی یہ اطلاع نہیں* دی۔ کہ تو وہ موعود ہے۔ بلکہ اسے وحی اور الہام سے مشرف کرکے ابھی مامور یا مصلح بھی نہیں بنایا"۔

مصلح موعود کے لئے دو امور ضروری ہیں۔ اول یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی اصلاح کے لئے حکم دے۔ اور دوسرے یہ کہ اسے یہ بھی خبر دے۔ کہ تو وہ وعدے کا مصلح ہے۔ جس کی نسبت ہمارے فلاں نبی یا ولی نے خبر دی تھی۔ کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا"۔

"پس جب تک ان دونوں امور کے متعلق اللہ تعالیٰ کسی شخص کو صاف الفاظ میں الہام کرکے کھڑا نہیں کرتا۔ دوسرے لوگوں کا اس پر پیشگوئیاں چسپاں کرکے اسے موعود مصلح قرار دینا ایک ایسی جرأت ہے۔ جس کی نظیر دنیا میں پہلی کسی قوم میں نہیں پائی جاتی۔ ...... کیا وہ ایسی راہ پر قدم نہیں مارتے۔ جس کی کوئی مثال سنن الٰہیہ میں نہیں پائی جاتی؟"

* یہ ایک ہی جملہ میں دو بار نفی یہ بھی حضرت مولوی محمد علی صاحب کی ہی فصاحت و بلاغت ہے۔

پیارے ناظرین! یہ جو میں نے اوپر اقتباسات دیئے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے اس مضمون کا جو محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ "المصلح الموعود" کے شروع سے لے کر صفحہ تک بطور تمہید کے لکھا ہے۔ اور میں نے ان اقتباسات میں کوئی ایسی کمی نہیں کی۔ جس سے مولوی محمد علی صاحب کی ذہنیت اور ان کی ضمیر کی آواز ناظرین کی سمجھ میں نہ آئے۔ اس خلاصہ سے آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ محمد علی صاحب کی کیا منشاء ہے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ (۱) مصلح موعود نے خدا سے الہام وحی پاکر کھڑے ہونا ہے۔ اور یہ کہ ابھی تک نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور نہ ہی آپ کے الہام نے مصلح موعود کسی کو معین و مقرر کیا ہے۔ (۲) اور یہ کہ سنت الٰہیہ یہی ہے۔ جو کچھ محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی سنت نہیں۔ سب نبی رسول مصلح اسی طرح خدا سے الہام وحی پاکر کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ آدمیوں کے کہہ دینے سے نہیں بنا کرتے۔ (۳) اور یہ کہ جماعت احمدیہ نے خواہ مخواہ میاں محمود احمد (ایدہ اللہ الصمد) کو مصلح موعود کہنا شروع کر دیا ہے۔ میاں صاحب نے خود کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ اور اس طرح پہلے کسی قوم نے آج تک نہیں کیا۔

یہ جو کچھ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے اس میں شریعت اسلام سے ناواقف لوگوں کو دھوکا۔ فریب دیا گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ غلط بیانیاں ہیں۔ جھوٹ ہے۔ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ناظرین کو آگے چل کر معلوم ہو جائے گا۔ ہاں۔ عبارت بے شک ایسی طرز سے لکھی گئی ہے۔ کہ ایک شریعت کا علم نہ رکھنے والا سمجھ لے گا۔ کہ جو کچھ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ جماعت احمدیہ غلطی پر ہے۔ لیکن یہ سب مولوی محمد علی صاحب کی من گھڑت باتیں ہیں۔ قرآن و احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جو کچھ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ یہ کلیہ قاعدہ ہے۔

اب میں اس دھوکا فریب والی عبارت کا نمبروار جواب لکھتا ہوں۔ ناظرین اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی غور سے سنتے جائیں۔ مولوی محمد علی صاحب کو یہ بات تسلیم ہے۔ کہ مصلح موعود کی اصل پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی ہی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"یاد رہے۔ کہ مصلح موعود کی اصل پیشگوئی صرف اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہے"۔ (رسالہ مذکورہ ص۱۱)

اب وہ پوری عبارت یہاں میں نقل کر دیتا ہوں۔ ناظرین خود غور کر لیں۔ اور اچھی طرح پڑھ لیں۔ کہ کیا اس میں مصلح موعود کی یہ صفت بھی کہیں لکھی ہے۔ کہ وہ مامور ہوگا۔ یعنی خدا سے امر حاصل کرکے کھڑا ہوگا۔ یا الہام اور وحی پاکر کھڑا ہوگا۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے:-

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ (جل شانہ و عزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں۔ کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امرا مقضیا۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

---

پیارے ناظرین! یہ ہے وہ اصل پیشگوئی جس کو خود مولوی محمد علی صاحب بھی "اصل" قرار دیتے ہیں۔ اس میں مصلح موعود کی قریباً ۵۲ صفات بیان ہوئی ہیں۔ مگر ان میں مامور من اللہ ہونا اور الہام اور وحی پاکر کھڑا ہونا کہیں بھی معلوم نہیں ہوتا۔ اے ناظرین۔ آپ پھر ایک بار خدا کے اس پاک کلام کو پڑھ جائیں۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب کا مقصد پورا ہوتا آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ مولوی محمد علی صاحب کو افتراء۔ دھوکا۔ فریب کی ایک گندی عادت پڑ گئی ہے۔ ہماری طرف سے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چیلنج ہے۔ کہ اس سارے کلام میں کہیں دکھلائیں۔ جو وہ کہتے ہیں۔ کہ مصلح موعود مامور من اللہ ہوگا۔ اور الہام اور وحی پاکر کھڑا ہوگا۔ اگر وہ دکھلائیں گے۔ تو کچھ انعام پائیں گے۔ دیدہ باید۔ اس جگہ میں ان کے ایک اور شبہ کا ازالہ بھی کر دیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کہا کرتے ہیں۔ الوصیت کے صلا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک الہام لکھا ہے۔

"میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔"

حضرت اقدس علیہ السلام کے اس الہام کو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ کے صلا پر لکھا ہے۔ اور اس سے نتیجہ نکالا ہے۔ کہ مصلح موعود الہام اور وحی پاکر کھڑا ہوگا۔ یہ نتیجہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا۔ کہ یہ الہام مصلح موعود کے لئے ہے۔ اور دوئم یہ کہ حضور علیہ السلام کے تمام ایسے الہامات کو ایک جگہ رکھ کر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی اولاد میں سے ایسے کئی اشخاص ہوں گے۔ اور وہ قیامت تک وقتاً فوقتاً دنیا کی اصلاح کے لئے آتے رہیں گے۔ مثلاً حضور کا یہی الہام کہ "خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ انا انزلناہ قریبًا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل وکان امر اللہ مفعولًا (تذکرہ صلا ۲۶۲)

اس کا ترجمہ حضور علیہ السلام کرتے ہیں۔ "توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو۔ اے فارس کے بیٹو!۔ ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔ اور حق کے ساتھ اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے۔ اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا۔ ہونا ہی تھا۔" (تذکرہ صلا ۲۷۳)

یاد رہے۔ کہ ابنائے فارس سے یا فارس کے بیٹوں سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہے۔ اور پھر اولاد کی اولاد ہے۔ اور پھر ان کی اولاد ہے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک لگا رہے گا۔ اور پھر یہی معنے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے اس الہام کے کہ "و تری نسلاً بعیدا۔" یعنی تو دُور کی نسل دیکھیگا۔ اور یہ الہام حضور علیہ السلام کو بالکل ابتدائی زمانہ میں ہوا۔ یعنی ۱۸۶۵ء میں۔ پھر کئی بار ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ آخر بار حقیقۃ الوحی لکھنے کے زمانہ میں بھی ہوا۔ دُور یا بعید سے مراد قیامت تک ہے۔ مقصد اس الہام کا یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ تیری اولاد سے ہر زمانہ میں ایک خاص دین کا خادم پیدا ہوتا رہے گا۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یاد رہے۔ کہ رؤیت کے معنے صرف آنکھوں سے دیکھنے کے نہیں ہوتے۔ بلکہ جاننے اور علم کے بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الخ۔ کیا تو نے نہیں جانا کہ کس طرح تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کے پہلے ہو چکا تھا۔ اور آپ نے آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ پس اس لفظ کے معنے صرف آنکھوں سے دیکھنے کے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ایک معنے کسی طریقہ سے معلوم کر لینے کے بھی ہیں۔ پس چونکہ یہ الہام حضورؑ کو ابتداء سے لے کر آخر تک ہوتا رہا ہے۔ لہذا ہر جگہ صرف یہی معنے مراد نہیں۔ کہ تو پوتے پوتیوں کو دیکھے گا۔ ہاں بعض موقعہ یہ بھی معنے ہیں۔ اور بعض موقعہ وہ معنے ہیں۔ جو ابھی میں نے کئے ہیں۔ گویا ان الفاظ میں حضور علیہ السلام کو تبلایا گیا ہے۔ کہ تیری نسل میں سے ہر زمانہ میں ایک شخص دین کا خادم خاص طور پر ہوتا رہے گا۔ اور اس سلسلہ کی پہلی کڑی حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ و نصرتہ ہیں۔ جو بالکل ٹھیک مصلح موعود ہیں۔ اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے صحیح طور پر مصداق ہیں۔ جو اس بات کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کے الہام اور خدا اور مسیح موعود علیہ السلام کا منکر ہے۔ اس کا کوئی مذہب نہیں وہ لا مذہب ہے۔

غرض جس حوالہ کو مولوی محمد علی صاحب پیش کرکے اپنا مقصد لیتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا۔ کہ یہ الہام مصلح موعود کے لئے ہے۔ دوئم حضور کی خاص نسل سے ایسے کئی انسان پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ الہام اور وحی سے مخصوص کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک آخری اور تیسرا عیسیٰ آئے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام) سوئم اس الہام میں بھی یہ الفاظ نہیں ملتے۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے پاس سے بنا لئے ہیں۔ کہ "الہام اور وحی پاکر کھڑا ہوگا۔"

---

اس میں تو صرف یہ الفاظ ہیں۔ کہ اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرے گا۔ چہارم یہ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب کی اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ یہ الہام بھی مصلح موعود کے لئے ہی ہے۔ تو پھر بھی ان کا مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت خلیفہ ثانی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے قرب اور وحی سے مخصوص کیا ہوا ہے۔ سنو! قرب کا بڑا منشاء قبولیت دعا ہے۔ سو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو اگر اس کا انکار ہے۔ تو آئیں دعا کا مقابلہ کر لیں۔ دیدہ باید۔ باقی رہی وحی۔ سو عرض ہے۔ کہ آج تک کے سب الہامات اور رؤیا جو وقتاً فوقتاً الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو اس کے کئی صفحات ہو جاتے ہیں۔ مگر میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں

---

صلا۔ اس فقرہ سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں جو مجرم ہیں۔ یعنی منافق طبع لوگ ان کی اصل راہ مصلح موعود کے زمانہ میں ہی ظاہر ہونی تھی سو ہو گئی ہے۔ اب صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ کون مجرم تھے۔ پس [illegible] نظام الدین۔

سلا۔ یہ الفاظ بشیر متوفی جو بشیر اول بھی تھا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلائے اور لکھے ہیں۔ نظام الدین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو صرف ایک الہام کی طرف ہی اس وقت توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب حضرت محمود سلمہ الودود خلیفہ ہوئے ہیں۔ تو انہیں دنوں آپ کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:۔ لیُمزِّقَنَّھُم۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے جتھے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پراگندہ کر دے گا۔ (کون ہے۔ جو خدا کے کلام کو روک سکے)

اللہ اللہ کس قدر اس کلام الٰہی میں غیب دانی بھری ہوئی ہے۔ یہ صرف الہام ہی نہیں۔ بلکہ ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جس میں کوٹ کوٹ کر علم غیب بھرا پڑا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ اللہ تعالےٰ کے حکم سے خلیفۃ المسیح موعود برحق ہوئے اور ابھی مولوی محمدؐ علی صاحب یہاں قادیان میں ہی موجود تھے۔ کہ ۲۰ر مارچ کو یہ الہام ہوا۔ اس الہام میں بتلایا گیا ہے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کے ہم نشینوں کا ایک جتھہ بن جائیگا۔ اور ہم اس جتھہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ سو دیکھو۔ اس الہام کے بعد مولوی صاحب لاہور جاتے ہیں۔ اور وہاں پیغام پارٹی کی صدارت کی کرسی پر بھنڈاری ہو کر بیٹھے۔ اور خلافت کے کڑچھے تقسیم کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ مگر قربان جائیے اس مولیٰ کریم کے۔ جس نے قبل از وقت خبر دی تھی۔ کس طرح اس نے ان کی خلافتوں اور خلیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ کیوں جی مولانا ابھی وحی سے مخصوص ہوئے ہیں یا نہیں۔ فتدبروا ولا تکون من الفاسقین۔ یہ تو آپ کی سمجھ کے مطابق ہم نے ثابت کیا ہے۔ ورنہ خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ الہام الوصیت صلا والا کس کے لئے ہے۔

اور یہ کہنا کہ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی الہام نے اور نہ ہی آپ نے کسی لڑکے کو مصلح موعود معین کیا ہے۔ یہ بالکل غلط بیانی ہے۔ خود حضور علیہ السلام اور خدا تعالیٰ نے مصلح موعود کو معین و مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مصلح موعود نے دہلی کی سادات کے خاندان والی شادی سے پیدا ہونا تھا۔ نو برس کے اندر اندر پیدا ہونا تھا۔ پہلے بشیر کی وفات کے بعد متصلاً پیدا ہونا تھا۔ مصلح موعود نے بشیر دوسرا ہونا تھا۔ پھر محمود احمدؐ۔ بشیر احمدؐ۔ شریف۔ مبارک احمد ان چاروں سے پہلا لڑکا ہونا تھا۔ اس کا نام محمود ہونا تھا۔ وہ حضور علیہ السلام کے لڑکوں سے چوتھا ہونا تھا۔ سلطان احمدؐ۔ فضل احمدؐ بشیرؐ اول۔ بشیر ثانی۔ محمود احمدؐ۔ مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا خلیفہ ہونا تھا۔ اسکی خلافت سے پیغام پارٹی نے انکار کرنا تھا۔ اس کی خلافت کے زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمدؐ علی صاحب نے ارتداد کر جانا تھا۔ "فارتدا علیٰ آثارھما و وُھِبَ لہ الجنّۃ۔ اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کرلے گئی۔ یہودا اسکریوطی" (تذکرہ صفحہ ۲۹) اور مسیح موعود علیہ السلام کو یا خلیفہ ثانی کو جنّت مل گئی۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کو طاقت بالا کھینچ کرلے گئی۔ یعنی آپ وفات پا گئے۔ اس الہام کی تائید ایک دوسرا کشف بھی کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ:۔

"چند روز ہوئے میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا۔ کہ وہ مرتدین میں داخل ہو گیا ہے۔ میں اس کے پاس گیا۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ کیا ہوا۔ اس نے کہا۔ کہ مصلحتِ وقت ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۶۷۶)

پھر اور سنو! اگر میاں محمود احمدؐ ایدہ اللہ الصمد مصلح موعود نہیں تھے۔ تو مولوی محمدؐ علی صاحب نے مندرجہ ذیل الفاظ میاں صاحب کے متعلق کیوں لکھے تھے۔ کہ "آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کرے گا۔" (ریویو جلد ۵ عش) پھر آپ کے ایک بڑے مولوی سید محمدؐ احسن صاحب امروہوی نے کیوں مصلح موعود مانا تھا۔ اور پھر اور بھی آپ کے ساتھیوں میں سے حضرت محمود احمدؐ صاحب کو خلافت سے پہلے پہلے مصلح موعود مانتے رہے ہیں۔ لیکن خلافت کے بعد ہی آپ لوگوں کے دماغ کو کچھ ہو گیا۔ خداوند کریم آپ کی اصلاح کر دے۔

دوئم دوسرا نتیجہ مولوی محمدؐ علی صاحب کے اقتباسات سے میں نے یہ نکالا ہے۔ کہ سنت اللہ یہ ہے۔ کہ ہر نبی۔ رسول۔ مصلح موعود خدا سے الہام پا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ گویا خدا اسے کھڑا کرتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہی سنت نہیں ہے۔ اور آدمیوں کے کہہ دینے سے نہیں بنا کرتے۔

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کو قرآن دانی کا دعویٰ تو بڑا ہے۔ مگر محض ڈھول کی آواز ہی ہے۔ حقیقت کچھ نہیں۔ بھلا مولوی صاحب! آپ بتلائیں تو سہی۔ کہ حضرت ہارون نبی رسول ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں۔ تو انہوں نے کہاں دعویٰ کیا ہے۔ کہ مجھے الہام اور وحی نے کھڑا کیا ہے۔ اور میں نبی ہوں۔ ذرا براہ مہربانی وہ حوالہ قرآن شریف سے یا احادیث سے نکال کر دکھلائیں تو سہی۔ سنو! آپ اور آپ کے مجلسی یار کبھی نہیں دکھلا سکیں گے۔ اگر دکھلاؤ۔ تو انعام پاؤ۔ مگر حدیث سے حوالہ ہو۔ تو حدیث صحیح ہو۔ پھر حضرت یحییٰ نبی ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں۔ تو ان کا دعویٰ بھی دکھلاؤ۔ ورنہ ایسے افتراؤں سے خدا سے شرماؤ۔ اپنے پاس سے منگھڑت اصول بناتے ہو۔ اور لوگوں کو دھوکا فریب دیتے ہو۔

سنو! جس طرح حضرت موسیٰؑ نے خدا سے مانگا۔ کہ واجعل لی وزیرًا من اھلی ھارون اخی۔ اشدد بہ ازری۔ و اشرکہ فی امری۔ کی نسبحک کثیرًا۔ و نذکرک کثیرًا۔ انک کنت بنا بصیرًا قال قد اوتیت سؤلک یاموسیٰ (طٰہٰ ۲۶) یعنی موسیٰؑ نے کہا اے رب بنا میرے لئے ایک وزیر میرے اہل سے جو ہارون میرا بھائی ہے۔ اور اس کے ساتھ مضبوط کر میری کمر۔ اور شریک بنا اس کو میرے کام میں۔ تا کہ ہم تیری تسبیح کریں زیادہ۔ اور ہم ذکر کریں تیرا زیادہ۔ تحقیق تو ہم کو دیکھنے والا ہے۔ اللہ نے کہا۔ تیرا سوال تجھ کو دیا گیا اے موسیٰ۔

پھر حضرت زکریاؑ نے مانگا۔ کہ ھنالک دعا زکریا ربہ۔ قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء۔ فنادتہ الملٰئکۃ وھو قائم یُصلّی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحییٰ الخ (اٰل عمران ع ۴)

اس جگہ زکریاؑ نے بھی اپنے رب سے مانگا۔ کہا۔ اے میرے رب عطا کر مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد۔ تحقیق تو دعا کو سننے والا ہے۔ پس فرشتوں نے اس کو پکارا۔ اور وہ کھڑا دعا کر رہا تھا محراب میں۔ کہ تحقیق اللہ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے۔ یحییٰ (عمر پانے والے بیٹے) کی۔

بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا سے ایک بیٹا مانگتے ہیں جو حُسن اور احسان میں آپ کا نظیر ہو۔ اور اس مانگنے کے لئے حضور شہر ہوشیارپور کو منتخب کرتے ہیں۔ کہ وہاں چالیس روز خدا سے ایسے بیٹے کو مانگیں گے۔ یہ پکا ارادہ کر کے حضرت مولوی عبد اللہ سنوری رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط بلاتے ہیں۔ اور قادیان سے حافظ حامد علی رضی اللہ عنہ کو اور ایک اور تیسرا شخص جو موضع رسول پور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور کا رہنے والا تھا۔ ان کو ساتھ لے کر اپنے رتھ پر سوار ہو کر براستہ بھیٹاں۔ میانی افغاناں ٹانڈا ہوشیارپور جاتے ہیں۔ وہاں ان تینوں آدمیوں کو جدا جدا ان کے کام سپرد کر کے آپ بالاخانہ کے اوپر چالیس روز کے لئے تنہا ہوتے ہیں۔ اور رو رو کر خدا سے بیٹا مانگتے ہیں۔ جب چالیس دن پورے ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ مہربان ہو کر حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ .........

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ الخ" (تذکرہ صفحہ ۱۳۹)

دیکھا مولوی صاحب! یہ وہی دعا ہے۔ جس کو آپ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اصل پیشگوئی مصلح موعود کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی ہی ہے۔ پس جس طرح ہارون نبی اور یحییٰ نبی تمہاری منگھڑت قیدِ سنت اللہ کو توڑتے ہیں۔ اسی طرح محمود احمدؐ مصلح موعود بھی تمہاری قید کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں۔ کیا اب بھی منگھڑت قید سنت اللہ کا نام لوگے۔ بے شک مولوی صاحب آپ کی پیش کردہ سنت اللہ بھی ایک سُنّت ہے۔ مگر یہ سنت وہاں ہوتی ہے۔ جس جگہ پیشگوئی کرنے والے اور جس کی پیشگوئی کی گئی ہو۔ اس کے درمیان ایک کافی وقفہ ہو۔ مگر اس جگہ مولوی محمدؐ علی صاحب والا اصول کسی صورت بھی نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ یہاں تو یہ صورت ہے۔ کہ ایک شخص ایک خاص چیز کا سائل ہے۔ اور مسئول جواب میں کہتا ہے۔ کہ جو تو نے مانگا ہے۔ میں وہی کچھ تم کو دوں گا۔ مگر بقول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب یونہی کہتا ہے۔ دیتا ویتا کچھ نہیں۔ یا اس کے خلاف کوئی اور چیز دیتا ہے۔ تو پھر اس صورت میں تو وہی پنجابی مراسی والی مثال صادق آئیگی۔ کہ

"واہ پر بھا منگی سی بیٹھنوں دتی آ اُتے نوں۔"

یعنی کہتے ہیں۔ کہ ایک مراسی پاؤں چلتا چلتا تھک گیا۔ اس نے خدا سے دعا کی۔ کہ اے خدا مجھے کوئی سواری دے۔ میں تھک گیا ہوں۔ اتنے کو پیچھے سے ایک سرکاری سپاہی آگیا۔ اس نے کہا۔ او جانے والے ادھر آ۔ یہ تحصیلدار صاحب کا بستر اہے۔ اُٹھا۔ اس غریب نے معذرت کی۔ کہ میں تو تھکا ہوا ہوں۔ سپاہی نے دو تھپڑ رسید کئے۔ اور کہا اٹھا بوجھ کو ورنہ ابھی چالان کرتا ہوں۔ اس غریب نے بوجھ تو اٹھا لیا۔ اور افسوس کرتے ہوئے کہا۔ واہ خدایا۔ میں نے تو سواری مانگی تھی۔ جو مجھے اٹھائے۔ اور تُو نے ایسی چیز دی۔ جو مجھ پر سوار ہو۔

---

پیارے ناظرین! آپ اس بات پر غور فرمائیں۔ کہ حضرت موسیٰؑ تو خدا سے مانگے۔ کہ اے اللہ میرے بھائی ہارون کو وزیر بنا کر میرے ساتھ کردے۔ تاکہ میرا مددگار ہو۔ اور خدا کہے۔ کہ بہت اچھا۔ میں نے تیری دعا کو سُن لیا۔ اور بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اب تیری وفات کے چار سو سال کے بعد ہارون کی اولاد میں سے ایک نبی تیرا مددگار کھڑا کروں گا۔ سبحان اللہ! کیا قبولیت دعا ہے۔

---

اور اسی طرح زکریا نبی خدا تعالےٰ کے سامنے رو رو کر فریاد کرتا ہے۔ کہ اے اللہ ایک ایسا بیٹا دے۔ جو میرے مشن اور آلِ یعقوب کے مشن کو چلانے والا ہو۔ خدا کہے۔ بہت اچھا۔ تو تین روز کا روزہ رکھ۔ کسی سے کلام نہیں کرنا۔ میں تجھے ایک بیٹا دوں گا۔ جو تیری وفات سے چار سو سال بعد پیدا ہوگا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک خاص بیٹے کی خدا کے حضور دعا کرتے ہیں۔ اور اس دعا کے لئے چالیس روز کا چلہ کرتے ہیں۔ اور اس چلّہ کے لئے پہلے موضع سجان پور کو منتخب کرتے ہیں۔ اور مولوی عبداللہ صاحب سنوری کو لکھتے ہیں۔ کہ آپ آجائیں۔ یہ چلہ سوجان پور کیا جائے گا۔ مگر بعد میں کسی غیبی اشارہ کے ماتحت موضع سوجان پور کا ارادہ ترک کرکے موضع ہوشیارپور میں شیخ مہر علی صاحب کا طویلہ منتخب کرتے ہیں۔ اور اپنے تین ساتھیوں کو ساتھ لے اپنے رتھ پر سوار ہو بیاس دریا سے پار ہو۔ ہوشیارپور پہنچتے ہیں۔ اور اپنے تینوں ساتھیوں کے سپرد مختلف کام کرکے آپ طویلہ کے بالا خانے میں علیحدہ ہوتے اور چالیس روز خدا رحیم وکریم کے سامنے رو رو کر دعا کرتے ہیں۔ کہ خدایا اس طرح کا بیٹا دے۔ ان صفات کا مالک بیٹا دے۔ لمبی عمر والا بیٹا دے۔

لیکن آگے سے خدا تعالےٰ کیا جواب دیتا ہے۔ ہاں ہاں۔ اے میرے پیارے مسیح و مہدی میں نے تیری دعا کو سُنا۔ اور قبول کیا۔ میں اب تجھے ایک بیٹا دوں گا۔ اسی طرح کا جیسا تو نے مانگا۔ وہ بیٹا تیرا ہی تخم ہوگا۔ اور نو سال کے اندر پیدا ہوگا۔ پہلا بشیر پیدا ہو کر مر جائے گا۔ بعد میں مصلح موعود وہ بیٹا جیسا تُو نے مانگا ہے۔ پیدا ہوگا۔ آپ خاطر جمع رکھیں۔ یہ سب کچھ کہکر اس کے بعد مولوی محمدؐ علی صاحب کو اس خواب کی تعبیر سکھلاتا ہے۔ یعنی الہام تو اپنے مسیح موعود علیہ السلام کو کرتا ہے۔ اور ایک کافی مدت کے بعد اس الہام کی تعبیر مولوی محمدؐ علی صاحب کو سکھلاتا ہے۔ کہ سنو! امیر پیغام! وہ جو میں نے ایک مصلح موعود کا الہام اپنے مسیح موعود علیہ السلام کو کیا تھا۔ اس کے مطابق مبارک احمدؐ پیدا ہوا ہے۔ اور چونکہ مسیح موعود نے لمبی عمر والا بیٹا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے۔ مانگا تھا۔ اور مجھ میں اس قدر طاقت ہی نہیں تھی۔ کہ میں مبارک احمدؐ کی عمر کو لمبی کرسکتا۔ وہ تو جلدی مرگیا۔ اب اس طرح ہوگا۔ کہ مصلح موعود مبارک احمدؐ کا مثیل چار سو سال کے بعد آئے گا۔ یہ ہے اس الہام کی تعبیر جو مولوی محمدؐ علی صاحب نے دریافت کی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

---

اب ناظرین غور کریں۔ کیا مولوی صاحب کی اس تعبیر کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا۔ کہ خدا بھی اپنے نبیوں سے نعوذ باللہ ہنسی تمسخر کیا کرتا ہے۔ کہنا تو یہ ہے۔ کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔" مگر دیتا کیا ہے۔ بقول مولوی محمدؐ علی صاحب یہ کہ مبارک احمدؐ جو چند سال زندہ رہ کر مرجانے والا تھا۔ اور پھر اسکی جگہ چار سو سال کے بعد وہ رحمت کا نشان پیدا کریگا۔

---

(۳) تیسرا نتیجہ مولوی محمدؐ علی صاحب کی عبارتوں سے یہ نکلتا ہے۔ کہ میاں محمود احمدؐ صاحب نے مصلح موعود کا خود دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ

"پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند"

والا معاملہ ہے۔ میاں صاحب کے مریدوں نے خواہ مخواہ مصلح موعود بنا دیا ہے۔ اور اسی طرح پہلے کسی قوم نے آج تک نہیں کیا۔

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کا یہ قیاس کہ اس طرح آج تک کسی قوم نے نہیں کیا۔ ان کی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ انجیل میں آتا ہے۔ کہ حضرت یحییٰ ایلیا کے مثیل تھے۔ اور یحییٰ کو خود اس بات کا قطعاً علم نہ تھا۔ کہ میں ایلیا کا مثیل ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ نے ہی بتلایا۔ کہ یحییٰ ایلیا کا مثیل ہے۔ (دیکھو انجیل یوحنا باب ۱) نیز ۱۹۰۸ء تک خود مولوی محمدؐ علی صاحب اور ان کی پارٹی کے بعض ممبر حضرت محمود کو مصلح موعود اور پسر موعود مانتے رہے ہیں۔ پس مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ بجائے جماعت احمدیہ کو ملامت کرنے کے اپنے نفس کو اور اپنے ساتھیوں کو ملامت کریں۔

---

باقی رہا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کا خود مصلح موعود کا دعویٰ کرنا۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ حضرت ایدہ اللہ نے تو خلیفہ ہوتے ہی دعویٰ کردیا تھا۔ اگر مولوی محمدؐ علی صاحب بھُول گئے ہوں۔ تو اچھی طرح کان کھول کر سُن لیں۔ پھر قیامت کے روز نہ کہنا۔ کہ ہمیں حضرت محمود احمدؐ ایدہ اللہ کے دعویٰ کرنے کی اطلاع نہیں پہنچی۔ آپ ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو الٰہی انتخاب کے ماتحت خلیفۃ المسیح بنتے ہیں۔ اور ۲۱ر مارچ کو ایک ٹریکٹ شائع کرتے ہیں۔ جس ٹریکٹ کا نام ہے۔ "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" اس کے صـ۹ پر مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھو۔ "کیا تمہیں مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر اعتبار نہیں؟ اگر نہیں۔ تو تم احمدی کس بات کے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے سبز اشتہار میں ایک بیٹے کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ اس کا ایک نام محمود ہوگا۔ دوسرا نام فضل عمر ہوگا۔ اور تریاق القلوب میں آپ نے اس پیشگوئی کو چسپاں بھی کیا۔ پس مجھے بتلاؤ۔ کہ عمر کون تھا۔ اگر تمہیں علم نہیں تو سنو! کہ وہ دوسرا خلیفہ تھا۔ پس میری پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر چھوڑا تھا۔ کہ میرے سپرد وہ کام کیا جائے۔ جو حضرت عمر کے سپرد ہُوا تھا۔ پس اگر مرزا غلام احمدؐ خدا کی طرف سے تھا۔ تو تمہیں اس شخص کے ماننے میں کیا عذر ہے۔ جس کا نام اسکی پیدائش سے پہلے عمر رکھا گیا۔ اور میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں اس پیشگوئی کا مجھے کچھ بھی علم نہ تھا۔ بلکہ بعد میں ہُوا۔ اس پیشگوئی کے علاوہ خدا تعالیٰ نے سینکڑوں آدمیوں کو خوابوں کے ذریعہ سے میری طرف جھکا دیا۔ اور قریباً ڈیڑھ سو خواب تو ان چند دنوں میں مجھ تک بھی پہنچ چکی ہیں۔ ............ خدا چاہتا ہے۔ کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو۔ اور خدا کے اس ارادہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ ........ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے۔ کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جاوے۔"

---

کیوں جی! آپ کس مُنہ سے کہتے ہیں۔ کہ میاں صاحب نے خود دعویٰ نہیں کیا۔ اور سنو! حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے یکم فروری ۱۹۳۵ء کو جمعہ کے خطبہ میں صراحت کے ساتھ اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ جو اخبار الفضل جلد ۲۲ عـ۹۷ مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۳۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ کیا اب بھی تم کہو گے۔ کہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ کیا ہارونؑ نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔ یا یحییٰ نے نبوت و رسالت کا اور مثیل ایلیا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں نبی ہیں۔ اور تم ان کو نبی مانتے ہو۔ اور یحییٰ کو مثیل ایلیا بھی مانتے ہو۔ پھر جبکہ حضرت یحییٰ نہ دعویٰ کرتے ہیں۔ اور نہ انکو خود اپنے مثیل ایلیا ہونے کا پتہ ہے۔ تو بتلاؤ۔ کہ کیا تمہارے اصول پر ہارون و یحییٰ علیہما السلام پر یہ مثال بدرجہ اولیٰ چسپاں ہوتی ہے۔ کہ نہیں۔ کہ "پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند" یاد رہے۔ کہ میں اس مضمون پر اور بھی بہت سی مثالیں دے سکتا ہوں۔ اور بہت سے نبیوں کے نام پیش کرسکتا ہوں۔ کہ جن کو قرآن حدیث نے نبی قرار دیا ہے۔ مگر ان کا اپنا دعویٰ کرنا ثابت نہیں۔ اور اسی طرح بہت سے مجدد امت محمدیہ میں گزرے ہیں۔ جن کو مولوی محمدؐ علی صاحب اور ان کے ساتھی یقیناً مجدد مانتے ہیں۔ مگر ان کا اپنا دعویٰ ثابت نہیں۔ اگر محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ثابت کردیں۔ تو انعام پائیں۔ دیدہ باید۔ اب مضمون کا حصہ یہ نمبر بہت لمبا ہو گیا ہے۔ لہذا اس نمبر کو ختم کرتا ہوں۔ اسی کو غور سے پڑھو۔ اور پانچویں نمبر کا انتظار کرو۔ والسلام خاکسار حکیم نظام الدین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن مجید میں آخری زمانہ کے حوادث کا ذکر

(تیسری قسط)

## پانیوں میں آگ

(۱) سورہ تکویر میں فرمایا۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ جب سمندر بھر دیئے جائیں گے۔ (۲) سورہ طور میں بھی فرمایا۔ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ۔ گواہ ہے بھرا ہوا سمندر تیرے رب کا عذاب آکر رہے گا۔ اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (۱) والبحر المسجور کے متعلق بخاری شریف میں ہے۔ المسجور الموقد یعنی افروختہ شدہ آگ سے بھرا ہوا۔ چنانچہ حضرت علی سے والبحر المسجور کے معنی آگ سے بھرا ہوا منقول ہیں۔ (ب) واذا البحار سجرت۔ سجر کے معنی آگ کا بھڑکانا ہے۔ تو آیت کے معنی یوں ہوئے۔ اور جب سمندر آگ سے بھڑکائے جائیں گے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں مجمع البحار میں لکھا ہے۔ اَوْ لَمِئَتْ نِیْرَانًا للتعذیب الفجار (جلد ۲ صفحہ ۹۶) یعنی فاجروں کو عذاب پہنچانے کے لئے سمندر آگ سے بھر دیئے جائیں گے۔ اب اسی ذیل میں ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فَاِنَّ تحت البحر نارًا و تحت النار بحرًا (ابوداؤد کتاب الجہاد) ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ سمندر کے نیچے آگ ہوگی۔ اور آگ کے نیچے سمندر یعنی سمندر کی تہ میں بھی آگ ہوگی۔ اور اوپر سے بھی آگ برسے گی۔ جس سے سمندر کی سطح بھی بھڑک رہی ہوگی۔ اب دیکھ لو۔ قرآن مجید اور حدیث کی مذکورہ پیشگوئی اس زمانہ میں بعینہٖ پوری ہوئی۔ تحت البحر مقناطیسی سرنگوں سے سمندر بھر دیئے گئے ہیں۔ اور ان تباہ کن سرنگوں نے سمندر کے اندر شعلے بھڑکا رکھے ہیں۔ اور اُوپر سے بمبار طیارے آتش افشانی کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے بحری جہاز آگ کی نذر کئے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح سمندر کی سطح بھی بھڑک اُٹھی۔

## تین شاخوں والا سایہ

سورۃ المرسلٰت میں فرمایا۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ ۷۷: ۳۱ تا ۳۵۔

چلو اس سایہ کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں۔ نہ سایہ دینے والا نہ شعلہ سے بچاتا ہے۔ یقیناً وہ محلوں کے برابر انگارے پھینکتا ہے۔ گویا وہ زرد اونٹوں کی قطاریں ہیں۔ تباہی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔"

حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ ان آیات میں پرستارانِ صلیب سے مخاطبت ہے۔ گویا ان آیات کا تعلق عیسائی اقوام سے ہے۔ اور اگر بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو تین شاخوں کی تشبیہ عقیدہ تثلیث رکھنے والی قوم کے لئے موزوں بھی ہے۔ پس یہاں ثلث شعب میں تثلیث کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ جو ان قوموں کا عقیدہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ "عیسائیوں کی نجات کا اعتقاد باپ۔ بیٹا۔ روح القدس ان تینوں کی معجون مرکب پر ہے۔ آیت مذکور میں اسی معجون مرکب کو ثلث شعب سے تعبیر کیا ہے۔" (درس القرآن صفحہ ۶۵)

ظل کے معنی حکومت کے بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ حکومت بھی رعایا کے سروں پر سایہ کے مترادف ہوتی ہے۔ پس ان آیات میں تثلیث کا عقیدہ رکھنے والی بادشاہتوں کا ذکر ہے۔ جن کو سہ شاخہ سایہ قرار دیا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ کسی سایہ کے تین ہی فائدے ہو سکتے ہیں۔ (۱) اوپر کی تپش سے بچائے۔ (۲) گرد و پیش کی لپٹ سے بچائے۔ (۳) آسائش آرام اور ٹھنڈک۔ لیکن فرمایا۔ کہ تثلیث کا سائبان لا ظلیل سایہ کا کام نہیں دیتا۔ اس میں کوئی ٹھنڈک نہیں۔ اس کے بالمقابل متقیوں کے متعلق مذکورہ آیات کے بعد فرمایا۔ ان المتقین في ظلٰل و عیون۔ یعنی متقی سایوں اور چشموں میں ہیں۔ گویا متقیوں کے لئے ٹھنڈے سائے ہیں۔ لیکن تثلیث کا سایہ آگ کے بڑے بڑے شعلوں کے سایہ کے مشابہ ہے۔ اس میں کوئی ٹھنڈک نہیں۔ یہ سایہ اللہ تعالیٰ کے سایہ سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ سایہ نہ جہنم کے شعلوں سے بچا سکے گا۔ اور نہ اس دنیا میں بھڑکائے جانے والے شعلوں سے۔ شعلوں سے بچانا تو درکنار اس سہ شاخہ سایہ سے بجائے خود بڑے بڑے شرارے نکل رہے ہیں۔ فرمایا۔ انطلقوا۔ اس شعلہ فشانی کرنے والے سایہ کی طرف چلو۔ یعنی تثلیث کا عقیدہ رکھنے والی (خصوصاً مغربی اقوام) کی بھڑکائی ہوئی آگ میں دنیا دھکیل دی جائے گی۔ اب دیکھ لو۔ معتقدان تثلیث یعنی یورپ کی اقوام کے سایۂ حکومت میں دنیا پر بڑے بڑے انگارے برسائے۔ کہ جہنم کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

## آتش افشاں ایجادات

مذکورہ آیات میں یہ جو فرمایا۔ انھا ترمی بشرر کالقصر کانہ جملت صفر یقیناً وہ محلوں کے برابر انگارے پھینکتا ہے۔ گویا وہ زرد اونٹوں کی قطاریں ہیں۔ تباہی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔

اس آیت میں آتش افشاں اور تباہ کن ایجادات کی طرف اشارہ موجود ہے۔ جملت صفر۔ یعنی زرد اونٹوں کی قطاروں سے مراد بمبار ہوائی جہاز اور تباہ کن ٹینک ہیں۔ جن کو گندمک کے سبب سے زرد فرمایا۔ ہوائی جہازوں کی قطاریں اور ٹینکوں کی فولادی صفیں (انھا ترمی بشرر کالقصر) بڑے بڑے انگارے برسا رہی ہیں۔ اور وہ جس طرف سے گذرتے ہیں۔ تباہی ہی تباہی پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔

## دُخان مبین

سورہ دخان میں فرمایا:-

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ۔ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ۔ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔ ۴۴: ۱۰ تا ۱۶۔

اس دن کا انتظار کر۔ جب آسمان کھلا دھواں لائے۔ وہ تمام لوگوں پر چھا جائیگا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔ ہمارے رب ہم سے عذاب دُور کر۔ ہم ایمان لانے والے ہیں۔ ان کے لئے نصیحت کہاں۔ اور ان کے پاس کھول کر بیان کرنے والا رسول آیا۔ اور وہ رو گردان ہو کر کہنے لگے۔ کہ یہ تو سکھایا ہؤا مجنون ہے۔ ہم عذاب کو تھوڑی دیر کے لئے دُور کر دیں گے۔ مگر پھر تم عود کر آؤ گے۔ (جس کا نتیجہ یہ ہوگا) کہ ہم سخت گرفت سے پکڑیں گے۔ ہم ضرور سزا دینے والے ہیں۔

## دُخان سے کیا مراد ہے؟

دخان سے مراد یعنی خشک سالی ہے

اور دخان محاورہ عرب میں حد درجہ کے فتنہ اور شر پر بھی بولا جاتا ہے۔ عرب بے پناہ شدائد اور مصائب کو دھوئیں سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ زبان اردو میں بھی جب کوئی مبتلائے مصائب ہو تو کہتے ہیں۔ عالم ان پر دھوآں دھار ہوگیا۔ چنانچہ ابن قتیبہ سے دخان کے معنے حسب ذیل منقول ہیں:-

دخان کے دو معنی ہیں۔ اول یہ کہ قحط کے سال بارش نہ ہونے کے سبب زمین کی خشکی نہایت درجہ کی ہوتی ہے۔ اور غبار بہت اٹھتا ہے۔ اور ہوا تاریک ہو جاتی ہے۔ یہ دخان یعنی دھوئیں کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے معنی یہ کہ عرب جلاب غالب کا نام دخان رکھتے ہیں (ترجمان القرآن نواب صدیق حسن صاحب)

پس یہاں دخان مبین کے معنی عظیم الشان قحط اور شرِ عظیم کے ہیں۔ دُخان کے معنی بیان کرنے کے بعد اب ہم مذکورہ آیات بینات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن پیشتر ازیں یہ بتلانا ضروری ہے۔ کہ ان آیات میں دوہری پیشگوئی ہے۔ ایک دفعہ یہ پیشگوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اللّٰھم سنی کسنی یوسف۔ اے اللہ یوسف کے سالوں کی طرح ان کفار پر قحط لا۔ کے جواب میں پوری ہوئی۔ اور سات سال تک شدید قحط مشرکین عرب کے سروں پر دھوآں بن کر منڈلاتا رہا۔ اس قحط کی شدت الٰہی توبہ مُردار ہڈیاں اور چمڑے کھانے تک نوبت پہنچی۔ بالآخر کفار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عذاب کے دور ہونے کی درخواست کی۔ حضور کی دعا سے قحط کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عذاب دور ہوگیا۔ چنانچہ فرمایا۔ انّا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون۔ تھوڑی دیر کے لئے بے شک ہم عذاب کم کردیں گے۔ مگر تم پھر مخاصمت کی طرف عود کر آؤ گے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ فرمایا۔ یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون ہم سخت گرفت سے پکڑیں گے۔ بیشک ہم منتقم ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس گرفت کی ابتدا جنگ بدر میں ہوئی۔ اور انتہا فتح مکہ میں۔ کفار کی طاقت حرف غلط کی طرح مٹ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں پھنس کر رہ گئے۔ اور اس طرح قرآن کریم کی مذکورہ عظیم الشان پیشگوئی بعینہٖ پوری ہوئی۔

## پیشگوئی کا دوسرا رُخ

نہ صرف یہ کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت اول میں پوری ہوئی۔ بلکہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ کے زمانہ میں جلال اور ہیبت کے ساتھ پوری ہوتی ہے۔ اس پیشگوئی کا ایک رخ آپ نے دیکھا۔ اب دوسرے نادر رخ کا نظارہ کیجئے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ کے نشانات میں سے دخان مبین بھی ایک نشان ہے۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ دخان کیا ہے۔ تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ پھر فرمایا یملاء ما بین المشرق والمغرب۔ (کما لین) دخان مبین مشرق اور مغرب یعنی اطراف عالم میں پھیل جائے گا۔ واما یکون قریبا من قیام الساعۃ (حجج الکرامہ ص۳۵۵) دخان کا تعلق زمانہ قرب قیامت سے ہے۔ اب قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں دخان مبین کے عذاب سے پیشتر ایک رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ منقولہ بالا سورہ دخان کی آیات میں سے آیت قد جاءکم رسول مبین سے اظہر من الشمس ہے۔ وہ رسول نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آیت قرآنی یوم تاتی السماء بدخان مبین مختلف صورتوں میں تین بار الہام ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دخان مبین کی پیشگوئی کا اس زمانہ سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ ایک الہام اس طرح ہے۔ یَوۡمَ تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ وَتَرَی الۡاَرۡضَ یَوۡمَئِذٍ خَامِدَۃً مُّصۡفَرَّۃً۔ (۵ جنوری ۱۹۰۶ء) اس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائیگا یعنی آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب دنیا پر نازل کرے گا۔ اور تو زمین کو دیکھے گا۔ کہ مردہ سی ہوگئی ہے۔ اور راکھ کی طرح بن گئی ہے۔ اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔ (تذکرہ ص۵۳۷) چنانچہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق دخان مبین کا عذاب اس قرب قیامت کے زمانہ میں کئی طرح پر محیط عالم ہوگیا۔

## عالمگیر جنگیں

اول۔ وحشت ناک اور خشمناک جنگوں کی صورت میں دخان مبین کا عذاب تمام دنیا پر چھا گیا۔ گذشتہ جنگ عظیم اور یورپ کی موجودہ ہولناک جنگ دخان مبین یعنی شرِّ عظیم ہے۔ جس شرِّ عظیم کا ذکر حدیث میں بھی ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شرِّ عظیم کا ذکر کیا۔ قلت یا رسول اللہ هَلۡ بَعۡدَ هٰذَا الشَّرِّ خَیۡرٌ قَالَ هُدۡنَةٌ عَلٰی دَخَنٍ۔ (ابوداؤد) میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ اس شر کے بعد کیا خیر ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ صلح ہوگی۔ جس کے نیچے فساد ہوگا۔

اس کے بعد اسی حدیث میں ہے۔ فتنۃ عمیاء صمّاء۔ ایک ایسا سخت فتنہ ہوگا۔ جو سخت خطرناک ہوگا۔ (ابوداؤد) اگر اس حدیث کے ساتھ ایک دوسری حدیث کو ملا کر پڑھا جائے۔ اور وہ یہ ہے۔ ما بین خلق اٰدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال۔ (صحیح مسلم) ابتدائے آفرینش سے لے کر آخر تک کوئی امر شر دجال سے بڑھ کر نہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ حدیث میں بیان کئے گئے شرِّ عظیم کا تعلق ان اقوام سے ہے۔ جن کو دجال کہا گیا۔ یعنی خصوصاً مغربی اقوام۔ اب ظاہر ہے۔ کہ یہ شرِّ عظیم جنگِ عظیم کی صورت میں نمودار ہوا۔ بعد ازاں صلح ہوگئی۔ صلح کے نیچے جو فتنہ دبا تھا۔ وہ موجودہ مہیب جنگ کی صورت میں پھوٹ نکلا۔ جس خطرناک فتنہ یعنی جنگ کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہی ہے۔ کہ وہ دخان مبین یعنی آخری زمانہ میں نمودار ہونے والا شرِّ عظیم یغشی الناس سب لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ گویا عالمگیر جنگ ہوگی۔ جو اطراف عالم میں پھیل جائے گی۔ اور یہ مصیبت معمولی نہیں ہوگی۔ بلکہ فرمایا۔ هٰذا عذاب الیم۔ یہ دنیا کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ عذاب انا کاشفوا العذاب قلیلاً۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے کم کردیں گے۔ اس کے بعد جب انسان کی بداعمالیاں حد درجہ بڑھ جائیں گی۔ تو یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ ہم آگے سے بھی سخت گرفت سے پکڑیں گے۔ یعنی عظیم الشان عذاب نازل کریں گے۔ میں ادھر بتلا چکا ہوں۔ کہ جنگ عظیم کے عذاب کے بعد تھوڑی دیر کے لئے یہ عذاب دور کردیا گیا۔ اور صلح ہوگئی۔ لیکن مصالحت کا یہ آتش افشاں پہاڑ اس زمانہ میں پھٹ گیا۔ اور تباہ کن لاوا موجودہ جنگ کی صورت میں بطشۃ الکبریٰ بن کر پھوٹ نکلا۔ اور قرآن مجید اور حدیث کی پیشگوئی بعینہٖ پوری ہوئی۔

## انفلوانزا

الثانی:۔ پھر اس جنگِ عظیم کے نتیجہ میں ہلاکت آفرین وبا جنگی بخار یا انفلوانزا نے اپنا دامنِ ہلاکت ساری دنیا پر پھیلا دیا۔ اور اس طرح بھی دخانِ مبین کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ انفلوانزا جنگ عظیم کا بیٹا ہے۔ زہریلی گیسوں اور زہریلے بموں اور مردہ نعشوں نے ہوا میں ایک قسم کی سمیت پیدا کردی۔ پھر یہ زہریلا دھواں انفلوانزا کی صورت میں اقصائے عالم میں پھیل گیا۔ اور وہ تباہی اور کہرام مچایا۔ کہ خدا کی پناہ۔ اس انفلوانزا کا حدیث میں بھی ذکر موجود ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دخان مبین کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ کھیئۃ الزکام..... کالسکران یخرج من منخریہ واذنیہ ودبرہ (کمالین) کہ دخان آخری زمانہ میں ایک قسم کے زکام بیہوشی اور غشی اور دستوں کے عارضہ کی صورت میں بھی ظاہر ہوگا۔ ناک کے نتھنوں سے دخان نکلے گا۔ یعنی سخت قسم کا زکام ہوگا جس کا کانوں پر بھی اثر ہوگا۔ چنانچہ انفلوانزا اس وقت کی تحقیقات و تجربہ کی رو سے تین قسم کا پایا جاتا ہے۔ اول قسم میں سخت زکام ہوتا ہے۔ دوسرے قسم میں زکام اور بخار کے علاوہ...... ہذیان و سرسام ہوتا ہے۔ تیسری قسم میں قے اور دست آتے ہیں۔" (اخبار مدینہ ۵ر نومبر ۱۹۱۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس دخان مبین یعنی انفلوانزا کے متعلق ۱۹۰۸ء میں حسب ذیل پیشگوئی فرمائی:۔

"خدا کا وعدہ ہے۔ کہ ایک نئی وباء بھی جس سے اس ملک کے لوگ ناواقف ہیں۔ اس ملک میں پھیل جائے گی۔ اور انسان حیرت میں پڑیں گے۔ کہ کیا ہوتا جاتا ہے۔ (ضمیمہ چشمہ معرفت ص۲۸)

## عالمگیر قحط

الثالث۔ میں دکھلا چکا ہوں۔ کہ دُخان مبین کے معنی عالمگیر قحط کے بھی ہیں۔ چنانچہ جنگ کے زمرہ گداز عواقب میں سے ایک قحط بھی ہے۔ جنگ کے نتیجہ میں چیزیں گراں ہو جاتی ہیں۔ تجارت فنا ہو جاتی ہے۔ افلاس و غربت کی بہتات ہو جاتی ہے۔ وبائیں پھیلتی ہیں۔ جس کے باعث قحط کا دیو اپنی تمام ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم کے زمانہ میں ایسی شدت کا عالمگیر قحط پڑا۔ کہ الامان و الحفیظ۔ اس زمانہ کی ایک خبر ملاحظہ ہو" دارالسلطنت روس میں فی انڈا ڈیڑھ روپیہ اور مکھن فی سیر ساٹھ روپے فروخت ہو رہا ہے۔" (نور افشاں) پس اس لحاظ سے بھی دخان مبین کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

## دخانی عذاب

الرابع۔ دخانِ مبین سے مراد دخانی صورت کے عذاب کے بھی ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی جنگ توپوں۔ بمبار ہوائی جہازوں۔ ٹینکوں۔ زہریلی گیسوں اور مصنوعی بادلوں سے لڑی جاتی ہے۔ اور یہ تمام چیزیں جب استعمال کی جاتی ہیں تو جوّ سماء دخان یعنی دھوئیں سے بھر جاتا ہے۔ یہ تمام ایجادات دنیا کے لئے دخانی صورت کا عذاب ہیں۔ اس عذاب کا ذکر قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ ان الفاظ میں ہے۔ یرسل علیکما شواظ من نار و نحاس فلا تنتصران۔ ۵۵، ۳۵۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائیگا۔ تو تم اپنے آپ کو بچا نہ سکو گے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم اور موجودہ جنگ میں بڑے بڑے دخانی عذاب نازل ہوئے۔ زہریلی گیسوں۔ آتشگیر بموں اور بے پناہ گولہ باری نے آسمان دھواں دھار کر دیا۔ اور زمین بم باری کے باعث دھنس گئی۔ گرے ہوئے مکان برباد شہر جھلسی

ہوئی زمین۔ سبزہ سے محروم وادیاں دُخان مبین کی تباہ کاریوں کی غمازی کر رہی ہیں۔

پس دخانِ مبین سے مراد شرِّ عظیم ہے۔ جو اس آخری زمانہ میں عالمگیر جنگ کی صورت میں نمودار ہؤا۔ ضمنی طور پر دخان مبین میں دیگر ہولناکیاں اور مصائب بھی آجاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا منبع ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے دخانِ مبین یا شرِّ عظیم۔

(شیخ عبد القادر لائل پوری)

## رباعیاتِ گوہر

برجلسہ بزم انصار اللہ منعقدہ ۲۱ ظہور ۱۳۱۹ھ

(۱)

انصار ہو وہ کرے جو دین کی نُصرت
اسلام کی اور شرعِ متین کی نصرت
انصار بنو خدا کی نصُرت لے لو
دل سے کرو تم دینِ مبین کی نصُرت

(۲)

انصار خدا تمہارا حامی ہوگا
لطف اس کا تمہارے لئے کافی ہوگا
مٹ جائیں گے امراضِ نہان و ظاہر
شافیٔ مطلق تمہارا شافی ہوگا

(۳)

بوڑھا ہے تو کیا ہؤا جواں ہمت بن
تو صاحبِ شان و شوکت و طاقت بن
دنیا تجھے فتح کرنا ہوگی بے شک
ان کوہِ مصائب سے گزر رفعت بن

(۴)

اسلام کی بیکسی پہ رونا کیسا؟
غافل ہو کر خدا سے۔ سونا کیسا؟
رحمت ہے خدا کی دوزخوں پر حاوی
مایوس خدا کی رحمتوں سے ہونا کیسا؟

(۵)

اُٹھ طعنۂ اغیار کی پروا کیوں ہے
غم کیا۔ تجھے غمخوار کی پروا کیوں ہے
اسلام کو زندہ کر کہ تو زندہ ہو
اس ہستیٔ مُردار کی پروا کیوں ہے

(۶)

نصُرت پہ خدا کی ہو بھروسہ انصار
کیا فکر کسی کا جب خدا ہو خود یار
اسلام سے دنیا کو بنا دو جنّت
یہ دہریت اور کُفر سب ہوں فی النار

# دیانندی مشن!

## ویدک تعلیم و تہذیب کے چند نمونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں اس وقت جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان کے نزول کے وقت پر غور کرنے سے یہ صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ وہ مذاہب دنیا میں اس وقت ظاہر ہوئے۔ جب ان کی ضرورت تھی۔ دنیا کے لوگ خدا کو بھول چکے تھے۔ مذاہب نے خداوند تعالےٰ کے پانے کا راہ بتایا۔ جن لوگوں نے سچے مذاہب کے بتائے ہوئے راہ پر عمل کیا۔ وہ خدا کو پاکر انند میں مگن ہوگئے۔ لیکن ویدک دھرم کی دنیا ہی نرالی ہے۔ بقول دیانندی متروں کے ویدوں کا پرکاشں دنیا میں اس وقت ہؤا۔ جبکہ لوگ بدی اور گناہ کا نام و نشان نہ جانتے تھے۔ ویدوں کے نزول سے پہلے صرف نیکی ہی نیکی پائی جاتی تھی۔ اور ستیہ یگ کا راج تھا۔ لوگ امن و شانتی کے مارگ پر چل رہے تھے۔ کسی انسان کو دوسرے انسان سے بھے (خوف) نہ تھا۔ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے۔ ایشور کی اپار دیا سے تمام سامانِ انند میسّر تھے۔ اور ایشور کو پانے کے سادھن پراپت تھے۔ گوئیں کثرت سے تھیں۔ گوئیں اچھا میٹھا اور زیادہ دودھ دینے والی تھیں۔ ان کے دودھ سے مکھن۔ دہی۔ گھی اور لسی بہت بہتات سے پیدا ہوتی تھی۔ گویا دودھ۔ گھی اور شہد کی نہریں بہتی تھیں۔ اس جہان کے باشندے اولاد پیدا کرنے میں سمرتھ تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سورن بھومی سورگ کا روپ دھارن کئے ہوئے براجمان تھی۔ استیہ کا کوئی نشان نہ تھا۔ چھل۔ کپٹ۔ راگ اور دویش کی اگنی پرچنڈ نہ تھی۔ تمام اور ستیہ ہی ستیہ تھا۔ اس سمے بقول دیانندی متروں کے ایشور نے منش کی اتی ملیچھ وید کی سپتی اس مرتیولوک میں پرکاشں کی۔ ویدوں کے پرکاشں کے ساتھ ہی منش جاتی میں لڑائی جھگڑا پیدا ہوگیا۔ وہ منش جو ویدوں کے پرکاشں سے پہلے سکل سنسار کو اپنا پریوار جانتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے لئے جان دیتے تھے۔ ویدوں کے کارن ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے۔ اور منش جاتی آپس میں تقسیم ہوگئی۔ اور بقول سوامی دیانند جی مہاراج بانیٔ آریہ سماج :- آریہ نام دھرم پر چلنے والے عالم۔ راستباز آدمیوں کا اور ان کے خلاف لوگوں کا وسیو یعنی ڈاکو۔ بداعمال۔ دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل نام ہے۔ ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۳۳۸۔

انسانی پیدائش کے وقت صرف ایک منش جاتی ہی تھی۔ اس کے بعد آریہ اور دسیو یہ تمیز ہوئی۔ چنانچہ رگوید میں ان دونوں کی برابر تمیز کی گئی ہے۔ (اپدیش منجری ویاکھیان ۸ صفحہ ۱۰۳)

اے آریہ سماج کے نونہالو! ان دونوں حوالوں پر خوب غور کرو۔ اور غور کر کے ان کو اپنے دلوں میں جگہ دو۔ اور یہ بتاؤ۔ کہ آپ لوگ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ مسلم ہمارا نام کافر رکھ کر ہم کو گالی دیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کافر کا مطلب ہے انکار کرنے والا۔ یہ کوئی گالی نہیں ہے۔ لیکن ازراہِ انصاف یہ بتاؤ۔ کہ آریہ دھرم پر نہ چلنے والوں کو ڈاکو۔ بداعمال۔ دھرم پر نہ چلنے والا۔ جاہل اور وسیو نام رکھنا بدترین گالیاں ہیں یا نہیں۔ خدا کو مان کر ذرا پکشپات کو تیاگ کر اس سوال کا جواب دو۔ اور ضرور جواب دو۔ اے ستیہ پر چلنے کے دعویدارو۔ اپنے عمل سے سچائی پر چلنے کا ثبوت دو۔

ان حوالوں پر غور کرنے سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ویدوں کے پرکاشں سے پہلے انسان پیدا ہو چکے تھے۔ اسلئے ویدوں کی قدامت کا دعویٰ خود بخود رد ہوگیا۔ اور بقول دیانند جی کے وید الیشوری گیان نہ ثابت ہو سکے۔ جب منش جاتی کو ویدوں نے وسیو اور آریوں میں تقسیم کر دیا۔ تو ان دونوں کی آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ اس کے متعلق دیانند جی مہاراج تحریر کرتے ہیں۔

"آریہ اور وسیوں میں یعنی عالموں اور جاہلوں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہوتا رہا۔ جب بہت فساد ہونے لگا۔ تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعۂ زمین کو سب سے عمدہ جان یہاں آبسے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام آریہ ورت ہؤا"۔ ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۳۳۷ سوال نمبر ۶ لم

آریوں کو وید پانے کا پہلا پھل یہ پراپت ہؤا۔ کہ وہ غیر آریوں کو ڈاکو۔ جاہل اور بداعمال نام دینے لگ پڑے۔ مخالفوں کو ان ناموں سے چڑ پیدا ہوئی۔ وہ ان گالیوں کے کارن آریوں سے لڑائی پر آمادہ ہوگئے۔ آریوں نے جب یہ حال دیکھا۔ تو سخت گھبرائے اور میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ سخت بزدلی کا ثبوت دیا۔ اور اپنی جائے پیدائش ماتر بھومی کو بالکل فراموش کر دیا۔ اور ہندوستان کے ہی ہو کر رہ گئے۔ سہ

خود کو بھولے اور خودی میں آگئے
مُنہ بھی یوں آئے کہ مُنہ کی کھاگئے

سچ ہے۔ کہ جب انسان کے اندر بُزدلی کا مرض پیدا ہو جائے۔ تو اس کے اندر ہزاروں کمزوریوں کا پیدا ہو جانا اسنبھو نہیں ہے۔ اے آریو! آپ نے کبھی بھولے سے بھی اپنے اصلی وطن جس کو آپ تری وشٹپ کہتے ہیں۔ کو یاد کیا ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے۔ تو اس کا کوئی ثبوت دو۔ یا اب بھی وقت ہے۔ کہ اپنے اصلی وطن کو لوٹ جاؤ۔ آج کل روپیہ پیسہ آپ کے پاس ہے۔ سواری کے تمام سامان موجود ہیں۔ پھر آپ کو اپنے وطن میں جانے سے کیوں عار ہے۔ اگر آپ کو اپنی ماتر بھومی سے فی الحقیقت پیار اور لگاؤ ہے۔ تو جلدی سے اپنے اصلی وطن کی راہ لو۔ اس عمل سے فی الفور ہندوستان میں امن و امان ہو جائیگا۔ دیکھئے آریوں کو کب اپنے اصلی وطن تری وشٹپ کا خیال آتا ہے۔

## دیانندی گلشن کی تہذیب کے چند پھول

جب آریہ اپنی بزدلی کے کارن اپنے اصلی وطن تری وشٹپ کی حفاظت نہ کر سکے۔ اور وہاں سے بھاگ کر ہندوستان میں آکر پناہ لی۔ تو یہاں کے شریف اور نہتے باشندوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے۔ ان کی تمام جائیداد چھین لی۔ اور ان کو انسانیت سے گرا کر شودر کی پدوی دے دی۔ اور ترقی کرنے کے تمام سامان ان پر بند کر دیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب آریوں کو ہندوستان میں ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامان مل گئے۔ اور حکومت اپنے ہاتھ میں آگئی۔ اور امن کے سامان پیدا ہوگئے۔ تو آریوں میں ویدک دھرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی برکت سے اور تہذیبیں پیدا ہو گئیں مثلاً آرین تہذیب میں سب سے پرانا ویدک دھرم ہے۔ جو آریہ سنسکرتی اور سبھتا کا کامل کوڈ ہے۔ اس تہذیب سے ہی پارسی۔ بدھ۔ جین۔ پورانک ہندو مت اور ان کی تمام شاخیں پیدا ہوئیں۔ آرین مذہب میں بھی اندھ وشواسشی کا راج رہ چکا ہے۔ اور اب بھی ہے۔ اخبار آریہ مسافر لاہور ۱۷ رجون ۱۹۳۷ء صفحہ ۹ کا۔

میں پہلے یہ بتا چکا ہوں۔ کہ ویدوں کے پرکاش سے پہلے دنیا میں صرف ستیہ ہی ستیہ تھا۔ اور تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے۔ لیکن ویدوں نے بھائی کو بھائی سے لڑا دیا۔ بد امنی کا تخم بویا۔ اور ستیہ کی جگہ استیہ کا راج پیدا کیا۔ لوگوں کی لوکک اور پرلوکک سبھیتا کو نشٹ کر دیا۔ انسانیت کے ماتھے پر کلنک اور شرافت پر بدنما دھبہ لگایا وغیرہ وغیرہ۔ اب میں ویدک تہذیب کی پیدا شدہ چند مثالیں آریہ سماج کے لٹریچر سے بیان کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ اس سے آپ کی واقفیت میں اضافہ ہوگا۔ اور ویدوں کی تعلیم کے پھل ظاہر ہو جاویں گے۔ ویدک دھرم کی تہذیب کے چند نمونے جو اسلام کے ظاہر ہونے سے پہلے ہندوستان میں رائج تھے۔ اور جن پر عمل کرنا ویدک دھرمی اپنے لیے مایۂ ناز اور قابل فخر جانتے تھے۔ اور ان کو ویدوں سے نکلے ہوئے مانتے تھے۔ وہ یہ ہیں

"اے شراب تو برہما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگیوں کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں مرد ایک عورت کو برہنہ کر کے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کر کے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں۔ بہن۔ بہو وغیرہ کو جو وہاں آتی ہیں۔ پکڑ سکتا ہے" ستیارتھ پرکاش باب ۱۱۔

اس حوالہ پر غور کرنے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ شاید سوامی دیانندجی بھی کسی وقت وام مارگی جلسہ میں پہنچے ہیں۔ کیونکہ اسجگہ وہ صاف یہ تحریر کر رہے ہیں۔ کہ "جہاں سوائے وام مارگیوں کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے" اور وہاں عورت اور مرد یہ کام کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر سوامی دیانندجی نے وام مارگی جشن نہ دیکھا ہوتا۔ تو وہ ہرگز ہرگز اس پوشیدہ حقیقت کو نہ جان سکتے۔ پس صاف ثابت ہو گیا۔ کہ سوامی دیانندجی کسی وقت ایسے جلسوں کو دیکھ چکے تھے۔

---

وامیوں کے تنتر گرنتھوں میں سے جو کچھ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں باب میں وام مارگی فرقوں وغیرہ کے حالات لکھے ہیں۔ تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ کہ ناظرین فاروق کو وہ نقل کر کے بتائے جائیں۔ شائقین ستیارتھ پرکاش کا گیارھواں باب خوب مطالعہ کریں۔ اور قدیم ویدک تہذیب کا اندازہ لگائیں۔

پھر اس فرقہ کے حال میں لکھا ہے:۔ "گورو لالچی ہو۔ تو وامن اوتار کی مانند غصے والا ہو۔ تو نرسنگھ اوتار کی مانند محبت کرنے والا ہو۔ تو رام کی مانند اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گورو کو جاننے چاہیئے۔" ستیارتھ پرکاس باب ۱۱ صفحہ ۴۶۲ء

---

**چولی مارگ۔** "چولی مارگی والے ایک پوشیدہ جگہ یا زمین پر سب جمع ہوتے ہیں۔ اور سب لوگ مل جل کر گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں۔ سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر کے اس کے اندام نہانی کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اس کا نام درگا دیوی رکھتے ہیں۔ اور سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر کے اس کے آلۂ تناسل کی پرستش کرتی ہیں۔ جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں۔ تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جس کو چولی کہتے ہیں۔ ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھ دیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے۔ یعنی وہ کپڑے والی خواہ اسکی ماں۔ بہن۔ لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو۔ اس وقت کے لئے اسکی عورت بن جاتی ہے۔" ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ صفحہ ۴۹۲ء

یہ فرقے ہندوؤں کے ہیں۔ جن کو ویدک دھرم سے نکلا ہوا ہمارے دیانندی متر مانتے ہیں۔ یعنی یہ سب فرقے ویدک دھرم کے پھل ہیں۔ اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

---

اس روشنی کے زمانہ میں دیانندجی کا ظہور ہوا۔ انہوں نے بھی ویدک تہذیب کے گلشن کے چند پھول ظاہر کئے۔ وہ بھی میں ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ تاکہ ویدک دھرم کی مکمل تصویر ظاہر ہو جاوے۔

سوامی جی نے اولاد پیدا کرنے کا جو طریق ویدک دھرم سے ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے:۔ "بیاہ یعنی اولاد پیدا کرنے کا طریق آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک برہم۔ دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب ساتواں راکھشش اور آٹھواں پیشاچ۔ ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے۔ دُولہا دُلہن دونوں کامل برہمچاری۔ پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں۔ ان کا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا برہم کہلاتا ہے۔ (۲) بڑے یگ میں عمدہ طور پر یگیہ کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا۔ دیو۔ (۳) دُولہا سے کچھ لے کر بیاہ ہونا آرش (۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت۔ (۵) دُلہن کو کچھ دیکر بیاہ کرنا آسر (۶) ... (۷) لڑائی کر کے جبراً چھین جھپٹ کر یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشش۔ (۸) سوئی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بیہوش ہوئی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔" ستیارتھ پرکاش باب ۴ صفحہ ۱۵۸-۱۵۹۔ دیانندجی کے خیال اور دھرم میں اولاد پیدا کرنے کے یہ آٹھ جائز طریق ہیں۔

---

## ویدوں کے چند منتر

"اسپ عضو خود در جسم زن مے افگند۔ (ورشا اسپ را میگویند) زن عضو اسپ را بدست خود کشیدہ در جسم خود داخل میکند۔" یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۰

"اندام زن را از دست کشیدہ فراخ بکند تاکہ آں کشادہ شود۔ بمثل آنکہ مرد کاشتکار در بار سر و غلہ افشاں را بالا گرفتہ مے جنباند تاکہ دانہ از علف جدا شود" - یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۳۶-

ان منتروں کا ترجمہ پڑھ کر آریہ سماجی متر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم غیر آریوں کا ترجمہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن آریوں کا صرف یہ کہہ دینا کہ یہ آریوں کا ترجمہ نہیں ہے۔ اسلئے ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ تاوقتیکہ آریہ منتر بکتیوں کے ساتھ اپنے پکش کو سدھ نہ کریں۔ لیکن میں آریوں کی خدمت کرنے کے لئے آریہ منتروں کے بھی چند ویدک منتروں کا ترجمہ پیش کر دیتا ہوں۔

"اے عورت تو اپنے بیاہے ہوئے خاوند سمیت گیارھویں خاوند تک نیوگ کر۔" از سوامی دیانند رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۳ ورگ ۲۸۔ منتر ۵۔

"اے عورت تیرا پہلا جو بیاہا ہوا خاوند ہے۔ وہ کنوار پن کی صفت سے موصوف ہونے کی وجہ سے سوم نامزد ہوتا ہے۔ اور جو تیرا دوسرا نیوگ کا خاوند ہے۔ اسکی اصطلاح گندھرو ہے۔ کیونکہ وہ بھوگ (صحبت) کئے ہوئے اور اس سے واقف ہوتا ہے۔ اور جس تو تیسری بار نیوگ کرتی ہے۔ اسکی اصطلاح اگنی ہے۔ کیونکہ وہ تجھ دو مردوں کی صحبت بھگتی ہوئی کے ساتھ نیوگ کرتا ہے۔ اے عورت چوتھے سے لے کر دسویں تک جس قدر تیرے خاوند ہیں۔ ان کی طاقت اور نطفہ معمولی ہوتا ہے۔ اسلیئے وہ منش نامزد ہوتے ہیں۔" رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۳ ورگ ۲۷ منتر ۵ از دیانندجی بانی آریہ سماج

---

"اے دوسرے خاوند کی خدمت کرنے والی عورت اور اے بیاہے ہوئے خاوند کی فرمانبردار بیوی۔ تو نیک اوصاف والی ہو۔" وغیرہ وغیرہ اتھروید کانڈ ۱۴ انوواک ۲ منتر ۱۸ از دیانندجی۔

آپ ہندوستان میں آریوں کے آنے سے پہلے کی حالت کو سامنے رکھ کر پھر آریوں کی مہربانی سے جو تہذیب ہندوستان میں پھیلی ہے۔ اس کو دیکھ کر یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ جب اس بدقسمت ہندوستان کی جاتی میں ایسے آریہ لوگ پیدا ہوئے۔ جو ودوان تو تھے۔ لیکن دُر آچار اور وبھچار پھیلانے میں آریوں کو آنند آتا تھا۔ اور دھارمک گرنتھوں میں بھی اس قسم کے شلوک اور منتر لکھ گئے۔ جو ان کے مدعا کو واضح کرتے تھے۔ تب سے اس ہندوستان کی تہذیب کی پوتر گنگا میں بھی میل اور گندگی پیدا ہوئی۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ سنسکرت بھاشا کا کوئی پہلو وہ ادبی ہو یا اخلاقی وہ وید آگیہ والا ہو یا مذہبی۔ وہ نثر ہو یا نظم میں اسی مدعا کو واضح کرنے والے منتر اور شلوک موجود ہیں ؎

راز وید کھول کر بتانے کو
اک بشیر ہی زباں آ ہی گیا

خاکسار منشی محمد احمدی شرما از کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدی مشن!

## مسیح پاک علیہ السلام کی بستی

(اور)

## ڈاکخانہ قادیان کی ترقی

یہ تھا غریب بیکس و گمنام بے ہُنر ٭ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی ٭ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا ٭ اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(از حضرت مسیح موعودؑ)

دنیا میں بیسیوں نہیں سینکڑوں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے شہر موجود ہیں۔ جو اگر پہلے چند گھروں پر مشتمل تھے۔ تو اب وہ اس علاقہ میں مشہور و معروف شہر بن گئے۔ یا جہاں کوئی بھی شہر اور قصبہ نہ تھا۔ وہاں ایک خاص آبادی ہو گئی۔ مگر ایسی ترقیوں کو کوئی تعجب و حیرت انگیز نظروں سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ ادنیٰ سے اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ ہو جانے کے واقعات آئے دن وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

لیکن کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کیا یہ ایک متلاشی حق کے لئے ہدایت کا موجب نہیں۔ کہ عرب کی سرزمین میں ایک ایسا مقام موجود ہے۔ کہ وہ بھی ایسے ہی مقامات میں سے ایک مقام تھا۔ کہ جہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ جہاں کسی کی رہائش نہ تھی۔ جہاں دانہ تھا نہ پانی۔ جہاں بشر تھا نہ شجر۔ جسے خدائی الفاظ میں بواد غیر ذی زرع کے خطاب سے یاد کیا گیا تھا۔ مگر آخر یہی مقام جسے آج مکہ یا جسے کسی زمانہ میں بکہ کہا جاتا تھا۔ آج وہ ایک نیست سے ہست اور ناممکن کو ممکن میں بدلنے والے خدا کی یاد ہردم تازہ کر رہا ہے۔ اور وہ آج ہزاروں نہیں لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کا مرجع بنا ہوا ہے۔ اور ہر ایک شخص جو اس کی طرف نسبت دیئے کو اپنے لئے باعث فخر جانتا ہے۔ کہ اس کی عزت کے قیام کی خاطر بوقت ضرورت اپنی جان مال عزت و آبرو اور بیوی بچوں تک کو قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر جانتا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ وہ مقام ہے جس کے متعلق خود خدائے قدوس نے یہ کہا تھا۔ اور پیشتر اس کے کہ وہاں کوئی ایک گھر بھی آباد ہوتا۔ یہ پیشگوئی کی تھی۔

یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق الخ (سورۃ الحج ع ۴) کہ اے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) لوگ یہاں تیرے پاس پیدل اور سوار ہو ہو کر آئیں گے۔ اور وہ نہایت دُور کی راہوں سے چل کر اس مقام پر تیرے پاس پہنچیں گے۔" اور فرمایا " ام القریٰ" (انعام ع ۱۱)

یعنی یہ مقام تمام بستیوں کی ماں بنے گا۔ اور جیسے ماں کے پاس اسکی اولاد آتی ہے۔ ایسے ہی مکہ چاروں طرف کے مقامات سے لوگوں کے آنے کی وجہ سے مرجع خلائق بنے گا۔

اب یہ اس وقت کے وعدے اور مکہ کی آبادی اور اسکی ترقی کی اسی وقت کی خدائے قدوس کی بتائی ہوئی پیشگوئیاں ہیں۔ جبکہ مکہ کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پس یہ ایسے قابل غور امر بن گیا ہے۔ کہ اس مقام کی ایسے وقت میں ترقی کی پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ جبکہ ان کے پورے ہونے کے لئے کوئی حالات ہی نہ تھے۔ مگر بعد میں وہ مقام مکہ ایک خالق المخلوقات کے وجود کے منکر کے لئے اسکی ہستی کا زبردست ثبوت بن گیا ہے۔ اور ان پیشگوئیوں کے بیان کرنے والا اور سنانے والا اعلیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی حق و راستی اور صداقت کا مجسمہ ثابت ہو جاتا ہے۔ چونکہ تاریخ اپنے اوراق کو دوہرایا کرتی ہے۔ گو اللہ کی ہستی اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا یہ نشان کوئی معمولی نشان نہ تھا۔ مگر چونکہ ایک وقت کے بعد پھر تازہ نشانات کے ظہور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے تیرہ سو سال کے عرصہ میں جہاں اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقانیت وصداقت کے اور سینکڑوں نشانات دکھائے۔ وہاں اس نے اس زمانہ میں پھر اپنی قدرت نمائی کا ایک جلوہ قادیان کی گمنام بستی میں دکھایا۔ اور اسکی نسبت بھی ایسے وقت میں کہ یہ ایک ناقابل ذکر بستی تھی۔ ترقی کے وعدے دیئے گئے۔ اور وہی پیشگوئی جو حضرت ابراہیم کے ذریعہ مکہ کی نسبت کی گئی تھی۔ قادیان کی نسبت ظاہر فرمائی۔ یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق یعنی خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا۔ کہ دُور دُور سے لوگ آپ کے پاس آئیں گے۔ اور تحفے تحائف لائیں گے۔ اور بیسیوں اور اسی قسم کی قادیان کی ترقی اور شہرت اور تمام دنیا میں آپ کے نام لیواؤں کے ہو جانے کی خبریں بتائی گئی ہیں۔ جو آج خدا کے فضل سے پوری ہو رہی ہیں۔

مثال کے طور پر میں اسجگہ صرف ایک بات کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اس سے پہلے کے زمانہ کو تو جانے دیجئے۔ آپ کے ابتدائی دعویٰ کے وقت بھی قادیان کے ڈاکخانہ کا یہ حال تھا۔ کہ یہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے جو صرف ایک معمولی سا دیہاتی پرائمری اسکول چلایا جا رہا تھا اسی سکول کے ایک منشی کو دو چار روپیہ الاؤنس دے کر ڈاکخانہ کا انچارج یا برانچ پوسٹماسٹر بنا دیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ صبح وشام ڈاک کی آمد اور روانگی نیز دیگر مزدوری کاموں کے لئے ایک گھنٹہ وقت دیا کرتا تھا۔ ڈاک بٹالہ سے ایک ہرکارہ کے ذریعہ ایک مرتبہ ایک چھوٹی سی تھیلی میں آیا کرتی۔ جو تقریباً تمام کی تمام ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے غلاموں کی ہوا کرتی تھی۔ گاؤں میں شاذ ہی کسی اور کا کوئی خط ہوا کرتا تھا۔ اور اگر کار تقدیر کسی کا خط آ بھی جاتا۔ تو پڑھانے کے لیے اس کو دربدر اور کُو بکُو پھرنا پڑتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان بیان فرمودہ قادیان کی ترقی کی پیشگوئیوں کے بعد صرف قادیان کے اسی معمولی سے ڈاکخانہ کی ترقی کی یہ حالت ہے۔ کہ آج اسی ڈاکخانہ سے اخبار الفضل۔ اخبار فاروق۔ اخبار نور۔ اخبار مصباح۔ اخبار الحکم۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ریویو آف ریلیجنز انگریزی وغیرہ اور ہزاروں خطوط منی آرڈر۔ تاریں۔ کتب و رسائل وغیرہ کے پیکٹ باہر جاتے اور سینکڑوں۔ ہزاروں خطوط و رسائل اخبارات وغیرہ کے باہر سے آتے ہیں۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ صرف ایک سکول کا معمولی منشی گھنٹہ ڈیڑھ سوا گھنٹہ ڈاکخانہ کے کام کے لئے وقت دیتا تھا۔ مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ یہاں ایک سب پوسٹماسٹر کے زیر انتظام پانچ کلرک کام کرتے ہیں۔ چار میل پیون پیکر ہیں۔ اور قادیان کی آبادی کی وسعت اور ڈاک کی کثرت کے پیش نظر پانچ پوسٹ مین کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تین ہرکارے اور دو دیہاتی پوسٹمین بھی ہیں۔ گویا کل ۲۰ آدمی آج کل کام کرتے ہیں۔ اور ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی کام اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ایک کلرک کی مزید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ صرف بطور مثال ایک بات بیان کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ان باتوں کے مطابق جو اس نے قادیان کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کی وسعت کی نسبت بتائی تھیں۔ کس طرح قادیان ترقی کر رہا ہے۔ پس جیسے مکہ کی ترقی اور اس کا ام القریٰ ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقانیت کی زبردست دلیل تھی۔ بعینہٖ قادیان کی گمنامی کے بعد پیشگوئیوں کے مطابق اس کا ترقی کرنا بھی خدائے قدوس کی ہستی کے اثبات اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔ مگر صرف ان لوگوں کے لئے جو ضد و تعصب کو دور کئے ہوئے حق کے متلاشی ہوں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان۔


قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ

**سرمہ نور رجسٹرڈ**

**جملہ امراض چشم کا بہترین واحد علاج**

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء۔ ڈاکٹر۔ روساء۔ امراء۔ عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصول ڈاک کی بچت ہوگی

پتہ

**شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)**

# حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نور الدین اعظمؓ کے مجرب نسخہ جات
## آپ کے شاگرد کی دُکان سے

## حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

### اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھتے ہی بچہ مر جانا۔ تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ کر دیئے ہیں۔ جو ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

**حبّ مفید النساء** } یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ ٹلوں کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ تے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک [illegible]

**سرمہ نور العین** } حضرت مولانا قبلہ امام شاہی طبیب حضرت نور الدین اعظمؓ کا امراض ذیل کا مجرب علاج ہے۔ دھند۔ جالا۔ ککرے۔ آشوب چشم۔ خارشی۔ ناخنہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ ضعف بصر۔ دُکھتی آنکھ کے لئے بینظیر ہے۔ لیسدار پانی کا خاتمہ کرتا ہے۔ پلکوں کی موٹائی کو درست کرتا ہے۔ اور آنکھوں کی گلی سڑی پلکوں کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ گرے ہوئے بالوں کو از سر نو پیدا کر کے خوبصورت و مزین بناتا ہے۔ حضور آخری عمر تک اسکو خود بھی استعمال فرماتے۔ اور اسکے فوائد کی تعریف فرماتے تھے۔ یہ سرمہ آنے والی بیماریوں کو روکتا اور نظر کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

**سرمہ زنگاری** } یہی وہ پہلا سرمہ ہے۔ جس کو حضور استاذی امام طبیب شاہی حضرت مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار کیا۔ اور طب کا آغاز بھی اسی سے کیا۔ آپ رضہ فرماتے تھے۔ کہ میں نے اس سرمہ کو تیار کر کے مسجد کے نمازی لوگوں کی آنکھوں میں ڈالا۔ نہایت ہی مفید و بابرکت ثابت ہوا۔ اور یہی سرمہ ہماری طب کا اشتہار بنا۔ یہ ایسا اکسیر ہے۔ کہ اس کا استعمال ان بیماریوں کا سرشرطیہ علاج ہے۔ ککرے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ناخنہ۔ سلاق یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ پلکوں کا گل جانا۔ پلکیں موٹی۔ سرخ ہو جانا۔ بالوں کا پلکوں سے گر جانا۔ گوہانجنی وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ [illegible]

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول دواخانہ معین الصحت قادیان

# حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوا مل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام

(خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

## چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

**معجون مبارک** } جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

**سفوف نورا** } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک۔ سوا روپیہ

**معجون دلشاد** } باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ و جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی سوا گیارہ تولہ قیمت تین روپے۔

**سفوف نشاط** } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آچکی ہو۔ اسکی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دے گا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ عہ

**معجون روشن دماغ** } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ار تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

**اکسیر بواسیر** } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضہ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ

مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارشن جالینوس و اطریفل زمانی وغیرہ عرقیات و خشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر:- لالہ ملاوا مل حکیم بڑا بازار قادیان

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خاں مولوی فاضل پرنٹر چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)